احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 18 جون 2014ء

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

روزنامہ

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 18 جون 2014ء 19 شعبان 1435 ہجری 18/احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 138

جنگ روحانی

جنگ روحانی ہے اب اس خادم وشیطان کا دِل گھٹا جاتا ہے یارب سخت ہے یہ کارزار

ہر نبی وقت نے اس جنگ کی دی تھی خبر کر گئے وہ سب دعائیں بادوچشم اشکبار

اے خدا شیطاں پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ

وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار

(درثمین)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے الفضل کی صدسالہ جوبلی کے موقع پر محبت بھرا خصوصی پیغام

الفضل کا کام احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود کی تعلیمات سے آگاہ کرنا اور خلیفہ وقت کی آواز ان تک پہنچانا ہے

الفضل ہی تھا جس نے جماعتی ریکارڈ اور تاریخ جمع کرنے میں بڑا اکلیدی کردار ادا کیا ہے

پیارے قارئین **الفضل**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزنامہ ''**الفضل**'' کو جاری ہوئے سوسال پورے ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ۔ محترم ایڈیٹر صاحب نے اس موقع پر ''**الفضل**'' کے خاص نمبر کے لئے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور اس کی تیاری میں حصہ لینے والوں اور مضمون نگاروں کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین

یہ دور دورِ آخرین ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی واذاالصحف نشرت کے مطابق دورِ آخرین کتب ورسائل کی نشرواشاعت کا دور ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد مبارک میں 1913ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے استخارہ کرکے ''**الفضل**'' کا اجراء فرمایا۔ پہلے ہندوستان سے اور پھر تقسیم ہند کے بعد پاکستان سے باقاعدگی سے شائع ہونے والا جماعت کا یہ ایک قدیم اور اہم اخبار ہے۔ اس کا آغاز بڑی قربانیوں سے ہوا۔ اس کے اجراء کے وقت حضرت اماں جان نے اپنی ایک زمین عنایت فرمائی۔ حضرت ام ناصر نے اپنے دو زیورات پیش فرمائے جس میں سے ایک انہوں نے اپنے لئے اور ایک ہماری والدہ حضرت صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے استعمال کے لئے رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بھی نقد رقم اور زمین پیش فرمائی۔

''**الفضل**'' کا کام احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود کی تعلیمات سے آگاہ کرنا خلیفہ وقت کی آواز ان تک پہنچانا نیز جماعتی ترقی اور روزمرہ کے اہم جماعتی حالات وواقعات سے باخبر رکھنا ہے۔ چنانچہ اس میں حضرت مسیح موعود کے ملفوظات اور ارشادات شائع ہوتے ہیں۔ خلفائے احمدیت کے خطبات وخطابات اور تقاریر وغیرہ شائع ہوتی ہیں اور یہ خلیفہ وقت اور احباب جماعت کے مابین رابطے اور تعلق کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس میں دنیا کے مختلف ممالک سے جماعتی مراکز کی رپورٹیں چھپتی ہیں جن سے (مربیان) اور سلسلہ کے مخلصین کی نیک مساعی کا علم ہوتا ہے اور جماعت کی ترقی اور وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ ''**الفضل**'' میں مختلف موضوعات پر اہم اور مفید معلوماتی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں جو احباب جماعت کی روحانی پیاس بجھاتے ہیں اور ان کی دینی، اخلاقی اور علمی تعلیم وتربیت کا سامان کرتے ہیں۔ الفضل کا مطالعہ بہت سی بھٹکی روحوں کی ہدایت کا ذریعہ بھی ہے۔

''**الفضل**'' تاریخ احمدیت کا بنیادی ماخذ ہے۔ اب تو بہت سے ممالک سے جماعت کے رسائل وجرائد شائع ہوتے ہیں۔ لیکن ماضی میں ''**الفضل**'' ہی تھا جس نے جماعتی ریکارڈ اور تاریخ جمع کرنے میں بڑا اکلیدی کردار ادا کیا ہے۔

یہ دور پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے۔ ہر طرف آزادی صحافت اور آزادی ضمیر کی باتیں ہو رہی ہیں مگر اس ترقی یافتہ دور میں بھی ''**الفضل**'' پر کئی قسم کی قدغنیں ہیں۔ اخبار میں دینی اصطلاحات وغیرہ کی اشاعت پر بہت سی پابندیاں ہیں۔ اس کے سوسالہ سفر میں اخبار کی انتظامیہ پر متعدد مقدمات بنائے گئے۔ مختلف انداز میں ہراساں کیا گیا۔ ان نامساعد حالات اور پابندیوں کے پیش نظر توقفات بھی آئے اور اخبار کو بند بھی کرنا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ وقتی مشکلات اور دقتوں کو دور فرماتا رہا اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلفائے احمدیت کی راہنمائی میں نہایت حکمت عملی اور خوش اسلوبی سے جماعت نے اسے جاری رکھا ہوا ہے۔ اس کی اپنوں اور غیروں میں نہایت اعلیٰ پہچان ہے۔ اس کے قارئین میں بہت سے ایسے ہیں جنہیں ایک کے بعد اگلے شمارے کا بڑی بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ اگرچہ آج کے جدید دور میں انٹرنیٹ پر بھی بیشمار لوگ اس کا مطالعہ کر لیتے ہیں لیکن وہ لوگ جنہیں یہ سہولت میسر نہیں یا وہ اس کا استعمال نہیں جانتے اور وہ چھپے ہوئے اخبار ہی کا مطالعہ کرتے ہیں ایسے قارئین کی تعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

میری طرف سے تمام قارئین اور **الفضل** کی انتظامیہ اور کارکنان کو **الفضل** کے سوسال پورے ہونے پر مبارکباد۔ اللہ تعالیٰ سب کے علم وعمل میں برکت بخشے اور ایمان و ایقان میں بڑھائے۔ آمین

والسلام خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

لندن

4-11-12

اداریہ

الفضل کا صد سالہ جوبلی نمبر 1913ء-2013ء

امام وقت اور احباب جماعت کی دعاؤں اور محبتوں کا مظہر

الحمدللہ کہ آج الفضل نے اپنی زندگی کے 101 سال مکمل کر لئے ہیں۔ اس عرصہ میں الفضل کا صد سالہ سوونیئر شائع کرنے کی توفیق بھی ملی۔ تمام مشکلات، پابندیوں اور رکاوٹوں کے باوجود الفضل کا 100 سال مکمل کر لینا اللہ کے خاص فضل کے ساتھ معجزہ سے کم نہیں تھا۔ شکرانہ کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جوبلی سوونیئر کا کام شروع کیا گیا۔ لیکن معروضی حالات میں یہ بھی جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اس لئے خاکسار ہر مرحلہ پر پیارے آقا کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا رہا۔ حضور کی طرف سے دعاؤں کے تحفے موصول ہوتے رہے۔ کئی دفعہ حوصلہ ہارا مگر پھر دعاؤں نے ہی کھڑا کیا۔ بالآخر وہ دعائیں رنگ لائیں اور الفضل کے آسمان پر اس کی تاریخ کا سب سے بڑا شمارہ نہایت آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوا۔ پاکستان سے باہر بذریعہ ڈاک بھیجنا ممکن نہیں تھا لیکن نیٹ کے ذریعہ اس کی چمکار چار دانگ عالم میں ظاہر ہوئی۔

23 مارچ 2014ء کو جماعت احمدیہ کی تاسیس کے مبارک دن اسے اپ لوڈ کر دیا گیا اور ساری دنیا سے خوشی اور مبارکباد کے پیغام آنے لگے۔ **مگر سب سے بڑھ کر اعزاز ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی طرف سے آنے والے خطوط تھے** جنہوں نے تسکین سی بھر دی۔

22 مارچ 2014ء کے خط میں حضور نے خاکسار کے نام مکتوب میں فرمایا:۔

آپ کی طرف سے الفضل کا جوبلی نمبر موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ اس میں اچھے علمی اور تحقیقی مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ تصاویر کا معیار بھی اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور الفضل کے جملہ سٹاف کی صلاحیتوں میں مزید جلا پیدا کرتا رہے اور آپ سب کا ہر لحہ حامی مددگار ہو۔ آمین

2 مئی 2014ء کے خط میں فرمایا:۔

آپ کی طرف سے الفضل کا جوبلی نمبر موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ بڑی محنت کی گئی ہے۔ مضامین بھی اچھے ہیں اور طباعت کا معیار بھی عمدہ ہے۔ اللہ مبارک کرے اور سب خدمت کرنے والوں کو بہترین جزاء دے۔ آمین

تمام کارکنان کو میری طرف سے پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ محبت بھرا اسلام پہنچائیں۔ اللہ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

آقا کے دربار میں محبت اور شکر کے آنسو پیش کرنے کے بعد ادارہ الفضل ان تمام احباب و خواتین کا شکرگزار ہے جنہوں نے جوبلی نمبر کی تیاری میں کسی بھی رنگ میں معاونت کی ہے۔

بزرگان سلسلہ، مضمون نگار حضرات، شعراء، تصاویر فراہم کرنے والے۔ شائع کرنے والے، ترسیل کرنے والے سب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کوشش کی گئی کہ ہر طبقہ، ہر عمر اور ہر شعبہ زندگی کے قارئین کی نمائندگی ہو اور احباب جماعت نے دنیا بھر سے اس کثرت سے شمولیت کی کہ ہر مضمون میں نہایت اختصار کرنا پڑا لیکن ان سب پر مشتمل آئندہ نسلوں کے لئے ایک نہایت عمدہ یادگار تعمیر ہو گئی ہے جس پر سارے نام کندہ ہو گئے ہیں۔

الفضل کی تاریخ اور خدمات کے حوالہ سے ممکنہ حد تک جامع بنانے کی کوشش کی گئی لیکن ابھی بہت سے پہلو ہیں جو مزید تفصیل چاہتے ہیں ان پر انشاء اللہ آئندہ مزید معلومات فراہم کریں گے۔ کچھ حصہ آپ اس شمارے میں بھی دیکھیں گے۔

بیشمار احباب نے زبانی، تحریری اور برقی رابطوں کے ذریعہ مبارکباد اور دعائیں دیں۔ چند احباب کے خطوط میں سے کچھ سطور شامل اشاعت ہیں۔

مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی لکھتے ہیں:۔

ویسے تو خاکسار کی عادت ہے کہ روزانہ جب رات 9 بجے نیٹ آن کرتا ہوں تو سب سے پہلے 2 منٹ میں لوڈ ہو کر الفضل کا تازہ شمارہ سامنے آجاتا ہے اس کو پڑھ کر آنکھوں کو تر کرتا ہوں اور دل کو سکون پہنچاتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی اس عظیم نعمت Net پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں۔ ایک دن Net آن کر کے الفضل لوڈ کرنے لگا دو منٹ کا کام 5 منٹ، 7 منٹ، 8 منٹ پھر 10 منٹ ہو گئے بڑی ہی بے چینی ہونے لگی اور یہی بڑبڑا رہا تھا کہ Net میں کوئی مسئلہ ہو گیا جو الفضل لوڈ نہیں ہو رہا اتنا Slow چل رہا ہے میری اس بے چینی پر گھر والے بھی مجھے تسلی دینے لگے اور پھر جو انتظار ختم ہوا تو میرے سامنے 316 صفحات پر مشتمل نہایت ہی خوبصورت الفضل کا صد سالہ جوبلی نمبر تھا۔ الحمدللہ۔ جلدی جلدی ورق گردانی کرتے ہوئے بھی اہلیہ نے توجہ دلائی کہ رات کے 12 بج گئے ہیں۔ بادل نخواستہ Net بند کیا۔ آج یہ تحفہ میری میز پر سج گیا ہے۔

ان 316 صفحات میں ایک تاریخ رقم کر دی ہے۔ ہر ایک صفحہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور آپ کے تمام رفقاء کو بھی اس کا دونوں جہانوں میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ اقتباسات، تحریرات، خوبصورت تصاویر سے مزین یہ شمارہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں:۔

ماشاء اللہ بہت خوبصورت، دیدہ زیب، معلوماتی اور الفضل کی پوری تاریخ کا عکاس ہے۔ اس ''جوبلی نمبر'' کا سال ڈیڑھ سال سے انتظار تھا بہرحال دیر آید درست آید۔ خاکسار نے ''الفضل'' کا یہ نمبر اپنے بیڈ کے سرہانے رکھ لیا ہے اور حسب توفیق روزانہ اسے پڑھ رہا ہوں۔

مکرم پروفیسر محمد ثناء اللہ صاحب شیخوپورہ لکھتے ہیں:۔

الفضل کے صد سالہ جوبلی نمبر کی شاندار اشاعت پر مبارکباد مخصوص حالات میں یہ ایک یادگار کارنامہ ہے اور اس دور میں کچھ لکھنا بڑا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا معین و مددگار اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم شریف احمد بانی صاحب کراچی لکھتے ہیں:۔

خاکسار آپ کی خدمت میں اتنا شاندار صد سالہ جوبلی نمبر نکالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ یہاں کراچی میں ہمیں تاخیر سے ملا۔ لیکن دیکھنے کے بعد انتظار کی ساری تکلیف دور ہو گئی اور اتنا عمدہ نمبر دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ میں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھ رہا ہوں۔ ابھی تقریباً نصف پڑھ چکا ہوں۔ میرا بچپن قادیان میں گزرا۔ پرانے واقعات پڑھ کر بچپن کا زمانہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔

مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب مربی سلسلہ لاڑکانہ لکھتے ہیں:۔

روزنامہ الفضل کا صد سالہ نمبر تفصیلی طور پر پڑھنے کا موقع ملا اور دل کی گہرائیوں سے اس کاوش کو سراہنے کا دل چاہا۔ ماشاء اللہ بہت ہی خوبصورت انداز سے خلفائے سلسلہ کے ارشادات الفضل کی افادیت اور اہمیت کے بارہ میں پڑھنے کا موقع ملا اور بیشمار احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کے روح پرور اور شاندار واقعات و نصائح بھی پڑھیں۔

مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں:۔

الفضل کا سو سال پورے ہونے پر شاندار نمبر ہاتھوں میں ہے۔ اس شاندار کاوش پر آپ اور آپ کا پورا ادارہ یقینی طور پر مبارکباد کا مستحق ہے۔

مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ جرمنی لکھتی ہیں:۔

الفضل کا صد سالہ جوبلی سوونیئر دیکھا۔ اتنا بھرپور اور شاندار نمبر نکالنے پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم سعادت آپ کے حصہ میں لکھی۔ واقعی بقول چوہدری حمید اللہ صاحب اس اخبار میں بڑا بھاری مواد آیا ہے۔ اخبار میں سب نے جو باتیں لکھی ہیں ایسا لگا کہ ہماری ہی باتیں سب نے لکھ دی ہیں۔ خاکسار نے جو مختصر تاثرات لکھے تھے، اخبار پڑھ کر دل چاہا کہ تمام 300 صفحات بھی میرے مضمون میں شامل کر لیں۔ مکرم میر محمود احمد صاحب کا بیان کہ اگر آپ ایک سال الفضل پڑھ لیں تو اچھے مربی بن سکتے ہیں، بجا ہے۔ مکرمہ رضیہ درد صاحبہ نے جو کسی کا ایک مصرعہ لکھا ہے کہ ''تجھے الگ سے جو سوچوں عجیب لگتا ہے'' میرا بھی الفضل سے کچھ ایسا ہی رشتہ ہے۔ الفضل میں کام کرنے والوں کے نام سے تو تعارف تھا ہی ان کی تصاویر سے بھی تعارف ہو گیا۔ اتنے زبردست مضامین میں اتنی زبردست باتیں، بیشمار نئی باتیں دل کے تاروں کو چھونے والی، بندہ صرف یہی کہہ سکتا ہے ''جزاکم اللہ احسن الجزاء'' الحمدللہ تمام مضامین بھرپور ہیں۔ کسی کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہو گا۔

مکرمہ بشریٰ خالد صاحبہ صدر لجنہ ناروے لکھتی ہیں:۔

اللہ کے فضل سے بہت اعلیٰ معیاری رسالہ ہے۔ نیٹ پر پڑھ رہی ہوں۔ کوئی پاکستان گیا تو منگوا بھی لوں گی۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب یو۔کے سے لکھتے ہیں:۔

یوں تو خاکسار یو۔کے شفٹ ہو گیا ہے لیکن خاکسار کا دل اور روح ہمیشہ ہی الفضل اخبار میں بسی ہوئی ہے۔ صبح نماز فجر اور تلاوت قرآن کریم کے بعد کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعہ الفضل ربوہ پڑھنے کے لئے تازہ بہ تازہ مل جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان عظیم ہے کہ یہ روحانی ناشتہ صبح صبح مل جاتا ہے اور پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ صد سالہ جوبلی سوونیئر کا ایک عرصہ سے بے چینی کے ساتھ انتظار تھا۔ آخر وہ مبارک گھڑی آ گئی وہ خوبصورت الفضل مورخہ 23 مارچ 2014ء کو سورج کی طرح آب و تاب کے ساتھ شائع ہو گیا۔ اتنا زیادہ خوبصورت جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہو گی جس کا ہر صفحہ دعا کے لئے مستحق ہے۔ حضرت مسیح موعود سے لے کر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ارشادات اس صد سالہ الفضل کی زینت بنے ہیں جو پڑھنے اور عمل کرنے کے لائق ہیں اور اس میں پھر خلیفۃ المسیح الخامس کا خصوصی پیغام جو کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور ایمان کو بڑھانے کا ذریعہ ہے جماعت احمدیہ کے مضمون نگار بیسیوں ہیں جن کا ایک ایک لفظ تاریخ کا انمول حصہ ہے۔ بزرگوں کے تاثرات، تبرکات، نظم و نثر، مختصرات علمی مضمون۔ تاریخی عکس اور نایاب انمول تصاویر بہت کم ہوں گی۔ جو پہلے کسی نظر سے گزری ہوں گی یہ بہت ہی عظیم تحفہ ہے سب کے لئے ضروری ہے کہ اس کو خود بھی پڑھیں اور اپنی اولاد کو بھی پڑھائیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ چشمۂ فیض، خلافت کی آواز بن کر ہمیشہ جاری رہے اور زیادہ سے زیادہ پیاسی روحوں کو سیراب کرتی رہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرکزی اخبارات و رسائل کا مطالعہ بیداری کے لئے ضروری ہے

انصار اور خدام کے فرائض میں انہیں پڑھنا، پڑھانا اور اشاعت بڑھانا بھی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 29/ اکتوبر 1967ء کو مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے اجتماع سے اختتامی خطاب میں فرمایا:۔

جماعت میں بیداری قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد بڑا بھی اور چھوٹا بھی۔ مرد بھی اور عورت بھی۔ جماعت کے اخبار اور رسالوں کو پڑھنے کی عادت ڈالے یا جو نہیں پڑھ سکتے۔ ان کو سنانے کا انتظام کیا جائے۔ جب تک جماعت کے دوستوں کو یہ پتہ ہی نہیں لگے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور فضلوں کے نزول کے ساتھ ترقیات کی راہوں پر کس طرح کس تیزی کے ساتھ اور بلندیوں کی کس سمت میں ہمیں لے جا رہا ہے۔ ہم اس کا شکر بجا نہیں لا سکتے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے ہمارے دلوں میں وہ جذبہ ہی نہیں ہو سکتا۔

تو جماعت کو بیدار رکھنے کے لئے **مرکز کے اخباروں اور رسالوں کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور ان اخباروں اور رسالوں کو پڑھنا اور پڑھوانا یہ انصاراللہ کی ذمہ داری ہے۔** یہ ذمہ داری انصاراللہ پر ہے کہ انہوں نے جماعت کو بیدار رکھنا ہے۔ انہوں نے جماعت کو بیدار رکھنا ہے تو جس وقت آپ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ ہر ضلع کے نمائندے تو آئے ہوئے ہیں۔ ضلعی نظام اس بات کی طرف خاص توجہ دے کہ ہر احمدی کو ان فضلوں اور رحمتوں کی واقفیت ہوتی رہے۔ جو اللہ تعالیٰ جماعت پر ہمیشہ نازل کرتا رہا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے۔ بیداری پیدا کرنے کے لئے یا جماعت کو بیدار کرنے کے بعد بیداری قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر فرد واحد مرکز اور خلافت سے پختہ وابستگی رکھے۔ ...... بہرحال جماعت میں بیداری پیدا کرنے کے لئے اور بیداری قائم رکھنے کے لئے مرکز میں کثرت سے آنا۔ مرکز کے اخبارات کو کثرت سے پڑھنا اور خلافت اور مرکز سے وابستگی رکھنا یہ ضروری ہے اور اس کے لئے ہمیں بہرحال جدوجہد کرنی پڑے گی اور جدوجہد رہنی چاہئے۔ کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے۔ ہمارا حق ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

(سبیل الرشاد جلد دوم ص 67)

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر تھے تو آپ نے خدام الاحمدیہ کے نام الفضل کے ذریعہ ایک پیغام دیا بعنوان **''خدام الاحمدیہ اور اخبارات سلسلہ''**

فرماتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف ہے اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو ترقی دینے میں نہ صرف یہ کہ ہمیشہ کوشاں رہے بلکہ اس ''ترقی'' کو ہمیشہ زیر مطالعہ بھی رکھے۔ قومی ''روزنامچہ'' قوم کے اخباروں میں پایا جاتا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہوا کہ وہ اپنے اخبار کا گہرا مطالعہ رکھے۔ **پس اے خدام الاحمدیہ ہمارے فرائض میں سے ایک یہ فرض بھی ہے کہ ہم ''الفضل'' و دیگر اخبار سلسلہ کی اشاعت میں کوشاں رہیں** اور کوشش کریں کہ کوئی احمدی بھی ایسا نہ رہے جس کے کانوں میں احمدیت کی آواز مسلسل روزانہ نہیں پہنچتی ان اخباروں وغیرہ کے ذریعہ۔

(الفضل 28/ اگست 1940ء)

میری زندگی میں الفضل کا کردار

مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی سابق صدر محلّہ دارالنصر غربی (اقبال) بیان کرتے ہیں

روزنامہ الفضل سے مجھے اس قدر محبت اور مطالعہ کا شوق ہے کہ روزانہ صبح الفضل کا مطالعہ نہایت باریک بینی سے کرتا ہوں جب میں مدرسہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھا اور اس وقت میری عمر 12، 13 سال تھی اس وقت میں الفضل سے چیدہ چیدہ اقتباسات پڑھتا اور خاص کر اختلافی مسائل کے متعلق جو حوالہ جات ہوتے ان کو اپنے پاس محفوظ کر لیتا اور گزشتہ 13، 14 سال سے میں الفضل کا باقاعدہ خریدار ہوں اور روزانہ مطالعہ کرتا ہوں۔

الفضل میں جو دعا کے اعلانات چھپتے ہیں میں ان کو غور سے پڑھنے کے بعد فوراً ان بیماروں کے لئے دعا کرتا ہوں اور بعض کی تیمارداری کرنے کے لئے بھی جاتا ہوں۔ اسی طرح ولادت کے اعلانات پڑھ کر اکثر احباب کو مبارکباد دینے کا بھی موقع الفضل کی وجہ سے میسر آ جاتا ہے۔

ایک شخص نے مجھے اپنی لڑکی کے رشتہ کے بارے کہا کہ کروا دیں۔ مجھے پتہ چلا کہ فلاں گھر میں ایک رشتہ ہے چنانچہ میں وہاں چلا گیا تا کہ ان کے بارے کچھ معلومات لوں۔ جب میں ان کے گھر گیا تو میں نے ان کے گھر الفضل دیکھا۔ جب میں نے الفضل دیکھا تو مجھے اطمینان قلب ہو گیا کہ جس گھر میں روزنامہ الفضل آتا ہے اور جو لوگ الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں وہ یقیناً مخلص لوگ ہیں۔ چنانچہ صرف الفضل کا اس گھر میں آنا دیکھ کر مجھے تسلی ہو گئی اور میں نے اس لڑکی کا رشتہ اس گھر میں کروا دیا۔

الفضل ایک بہترین ساتھی ہے جو انسان کے اخلاق پر بہت گہرا اثر ڈالتا ہے۔ اس لئے ہم سب کو اس کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

(مرتبہ: مکرم ایاز احمد طاہر صاحب)

☆......☆......☆

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ

دعوت فکر و نظر کا عصا

خاکسار اس وقت تیرہ سال کا تھا کہ گاؤں میں ہفتہ وار خطبہ جمعہ محترم والد صاحب مرحوم چوہدری محمد اسحاق صاحب نے جاری کروایا اور خاکسار کو ہی زمانہ صغرسنی میں خطبہ جمعہ الفضل سے پڑھنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ خاکسار جب خطبہ جمعہ پڑھ دیتا تو تصور یہی ہوتا کہ بس الفضل کا مقصد ہی صرف خطبہ جمعہ تک محدود ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شعور و آگہی عطا ہوتی چلی گئی تو جب تک تمام پرچہ صفحہ اول سے آخر تک پڑھ نہ لیا جاتا ذہن و قلب کو تمکنت و اطمینان نصیب نہ ہوتا بلکہ یہی انتظار رہتا کہ روز آنے والے نئے پرچہ سے آج کونسی نئی جہت کا زینہ نصیب ہو گا۔

اغلباً 97-1996ء جب الفضل کی ہدایت کی روشنی میں ہی مضامین بھجوانے کا سلسلہ شروع ہوا تو خاکسار نے بھی شعبہ وکالت سے متعلق چند ایک مضامین قرطاس ابیض کی نذر کیے تو نہ صرف اس خوبصورت پرچہ میں ان ادنیٰ الفاظ کو جگہ دی گئی بلکہ خاکسار کو اتنا حوصلہ ہوا کہ ایک عرصہ تک باقاعدہ مضامین کا یہ سلسلہ چلتا رہا اب بھی احباب کرام زندگی کے تجربات اور عظیم شخصیات سے ملاقات سے متعلق مضامین ارسال کرتے ہیں تو دل ناتواں سے یہ امنگ کروٹ لیتی ہے کہ پھر سے سلسلہ شروع کر دیا جائے۔

بہرحال الفضل کا بظاہر آٹھ صفحات پر مشتمل پرچہ عام دنیوی اخبارات سے بظاہر کم سرکولیشن رکھنے کے باوجود دنیا کے دور دراز علاقوں، جنگلوں بیابانوں، سمندروں اور ملکوں کی حدود و قیود سے ماوراء سرحدیں عبور کرتے ہوئے ایسے ایسے مقامات تک رسائی رکھتا ہے جہاں عام دنیاوی اخبارات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اگرچہ اس جدید دور میں روزنامہ الفضل سمیت اکثر اخبارات نے اپنی Web Sites بنا رکھی ہیں اور Internet کے ذریعہ ہر شخص مطالعہ کر سکتا ہے مگر پھر بھی علمی پیاس بجھانے کی خواہش جس قدر اس پرچہ کے ذریعہ ہوتی ہے دیگر اخبارات اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔

الفضل نہ صرف اپنوں کی خلوص نظر کا ایک تحفہ ہے بلکہ غیروں کے لئے دعوت فکر و نظر کا ایک عصا ہے کیونکہ یہ رفقاء حضرت مسیح موعود کی زندگی کے حیات آفریں واقعات بھی بیان کرتا ہے اور الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات کی رپورٹنگ اور جدید دور کی بابت ہدایات کا خزانہ بھی عطا کرتا ہے۔

☆......☆......☆

جماعت کی عالمی ذمہ داریاں اور ’’الفضل‘‘

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’جو شخص بھی اس جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ گویا اقرار کرتا ہے کہ اس جماعت کی ذمہ واریوں کو وہ قبول کرتا ہے اور اگر ابھی وہ زمانہ نہیں آیا کہ وہ باہر نکلے تو کم سے کم اسے یہ خیال تو کرنا چاہئے کہ وہ کس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کیا فوجی سپاہی ہر روز لڑائی کرتے ہیں؟ یا کیا پولیس والے ہر روز چوروں کو پکڑا کرتے ہیں؟ مگر کیا کبھی کسی سپاہی کے دل میں یہ خیال آسکتا ہے کہ میں لڑنے کے لئے نہیں ہوں؟ ایک پولیس مین خواہ دس سال تک کسی چور کو نہ پکڑ سکے اس کے مدنظر یہی ہوگا کہ جب بھی موقع ملے، اسے پکڑوں اور اگر وہ بددیانت ہے تو یہ خیال آئے گا کہ روپیہ لے کر اسے چھوڑ دوں مگر روپیہ بھی تو اسی حالت میں لے گا جب اسے پکڑے گا۔ بہرحال چور کو پکڑنے کا خیال اس کے مدنظر ہوگا۔ ایک سپاہی کے سامنے بھی ہمیشہ لڑائی ہوگی۔ اگر وہ بہادر ہے تو وہ خیال کرے گا کہ اگر لڑائی ہوئی تو میں اپنے ملک کے لئے یوں جان قربان کردوں گا اور دشمن کو شکست دوں گا۔ اگر کم بہادر ہے تو وہ خیال کرے گا کہ خدا کرے لڑائی نہ ہو۔ کیونکہ اگر ہوئی تو مجھے لڑنا پڑے گا اور اگر وہ بزدل ہے تو خیال کر رہا ہوگا کہ اگر لڑائی ہوئی تو میں بھاگوں گا کس طرح۔ پس خواہ اپنی بہادری دکھانے کے لئے ہو خواہ لڑائی سے بچنے کے لئے اور خواہ بھاگنے کی تجاویز سوچنے کے لئے، بہرحال سپاہی کے مدنظر لڑائی ضروری ہوگی۔ اسی طرح تم میں سے خواہ کوئی بڑھئی ہے یا دھوبی یا جولاہا، معمولی زمیندار ہے یا ادنیٰ تاجر، اگر اپنا اپنا کام کرتے وقت اس کے ذہن میں دنیا کی اصلاح کی تجاویز نہیں آتیں تو گویا اس نے اپنی پیدائش کی غرض نہیں سمجھی۔

میں تو حیران ہوتا ہوں کہ **بعض دوست شکایت کرتے ہیں کہ الفضل میں سیاسی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر وہ دنیا کی سیاسیات سے واقف نہیں ہوں گے تو اس کی اصلاح کیسے کریں گے۔ کیا سیاست قرآن کریم کا حصہ نہیں؟ ہاں اگر کوئی بات غلط شائع ہو تو اعتراض ہوسکتا ہے۔ ایک دوست کو شکایت ہے کہ جاپان کے حالات اخبار الفضل میں کیوں درج ہوتے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جن کو میں کنویں کے مینڈک کہتا ہوں۔ فکر تو یہ ہونی چاہئے کہ جاپان کے حالات تو شائع ہوتے ہیں فلپائن کے کیوں نہیں ہوتے؟ روس کے کیوں نہیں ہوتے؟ یہ غم تمہیں کھائے جانا چاہئے** کہ کیا یہی ہماری پہنچ ہے کہ ہمارے اخبار میں صرف جاپان کے حالات ہی شائع ہوتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو اس پر گلہ ہونا چاہئے کہ جو نہیں چھپا نہ کہ اس پر جو چھپ رہا ہے۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ کیا جاپان کی اصلاح ہمارا فرض نہیں؟ اگر ہے تو اس کے حالات کا علم نہ ہوگا تو ہمارے دل میں اس کے لئے درد کس طرح پیدا ہوگا اور ہم اس کی اصلاح کس طرح کرسکتے ہیں۔

پس ہماری جماعت کو اپنے فرائض کو سمجھنا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی اصلاح کے لئے پیدا کیا ہے۔ خاص کر ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں اس قدر خرابیاں پیدا ہوچکی ہیں۔ کیا ایک طبیب کہہ سکتا ہے کہ لوگ آکر مجھے تنگ کرتے ہیں جو اپنی بیماریاں مجھے بتاتے ہیں؟ اگر وہ ان بیماریوں سے آگاہ نہ ہو تو علاج کس طرح کرسکتا ہے۔ اسی طرح جب تک تم دنیا کے حالات سے واقف نہ ہو اس کی اصلاح کیسے کرسکتے ہو۔ (خطبات محمود جلد 18 ص 10)

چہرہ ترو تازہ تیرا

تربیت کا اک عجب معیار دکھلاتا رہا
اک صدی تک خوب یہ کردار دکھلاتا رہا

ہر بڑے چھوٹے کی اس میں تربیت ہے اس قدر
نیکیوں کے نت نئے اطوار دکھلاتا رہا

ہر کسی کو اس کی حیثیت کی راہ مستقیم
لجنہ ہو خدام یا انصار دکھلاتا رہا

فیض سے اس کے کہاں اطفال باہر رہ سکے
ان کو راہِ حق کے سب انوار دکھلاتا رہا

ابتلا کا دور ہو یا ہو مسرت کی گھڑی
ہر قدم پر اک نیا کردار دکھلاتا رہا

کوئی بھی ہو بات نیکی کی نہیں پیچھے رہا
نیکیوں کی راہ ہر ہر بار دکھلاتا رہا

الفضل تیرے لکھاری ہوں کہ ہوں قاری تمام
ایسے سب احباب کی خدمت میں ہے میرا سلام

سید اسرار احمد توقیر

مکرم کیپٹن (ر) شمیم احمد خالد صاحب۔ ستارہ امتیاز (ایم)

الفضل یا نیویارک ٹائمز

خاکسار کے دادا چوہدری میاں خان صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ محکمہ تعلیم سے تعلق تھا۔ سلسلہ عالیہ کا لٹریچر اور اخبارات و رسائل گھر میں آتے تھے۔ ان کے بعد میرے والد محترم چوہدری غلام رسول صاحب بھی ہیڈ ماسٹر رہے۔ گھر میں الفضل آتا۔ بڑی محبت سے اسے پڑھتے، سنبھال کر رکھتے اور گزشتہ پرچوں کی خود جلد بندی کر کے ذاتی لائبریری میں مہیا رکھتے۔

الفضل اس زمانہ میں سلسلہ کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھنے کا واحد ذریعہ تھا۔ ہمارا گاؤں موضع کالس ضلع گجرات، ریاست جموں و کشمیر کی سرحد کے قریب ایک دور افتادہ بستی تھی۔ لیکن الفضل کے ذریعہ مرکز سے ہمارے خاندان کا قریبی تعلق تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ کے موقعہ پر پڑھے جاتے۔ گاؤں میں اخبار پڑھ سکنے والوں کی تعداد صرف ایک فیصد تھی۔ ریل گاڑی بارہ میل دور لالہ موسیٰ سے گزرتی لیکن گاؤں میں کئی مرد اور عورتیں تھیں۔ جنہوں نے ساری عمر ٹرین نہ دیکھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل سے تعلق کا خاطر خواہ اثر ہوا اور ہمارا گھرانہ اپنے گاؤں میں بالخصوص اور علاقے میں بالعموم اپنی احمدیت کے حوالے سے جانا پہچانا جاتا۔ والد صاحب اپنی دیانت، پیشہ وارانہ محنت، غریب پروری اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہونے کے باعث بہت نیک نام تھے۔ ان کی تربیت اور عملی نمونہ، نیز الفضل کے باقاعدگی سے مہیا ہونے کے باعث میرے بھائی بہنوں کا جماعت کے ساتھ تعلق زندہ اور گہرا تھا۔ خاکسار اعلیٰ تعلیم اور بحریہ کی ٹریننگ کے لئے نوجوانی کی عمر میں انگلستان چلا گیا۔ وہاں چند غیر از جماعت پاکستانی ہم جماعت اور کلاس فیلو تھے۔ الحمدللہ انہیں کبھی یہ کہنے کا موقع نہ ملا کہ احمدی ہوکر ایسا کرتے ہو۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ نے ہم سب بھائی بہنوں کو اولاد دی۔ وہ سبھی سلسلہ عالیہ سے مضبوط تعلق رکھتے ہیں اور ان میں سے بیشتر جماعت کی خدمت کررہے ہیں۔ اس عاجز کو اللہ تعالیٰ نے وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی توفیق دی۔ اس سروس میں اب 29 سال مکمل ہونے والے ہیں۔ ان میں سے 6 سال بیلجیئم میں بطور مربی خدمت کی توفیق ملی، الحمدللہ۔

ایک موازنہ دلچسپ ہونے کے باعث قابل ذکر ہے۔ چند سال قبل میں کچھ رخصت لے کر نیوجرسی، امریکہ گیا۔ وہاں امریکہ بلکہ دنیا کا مشہور ترین اور مؤقر اخبار نیویارک ٹائمز رہائش پر آتا جو میری نظر سے روزانہ گزرتا۔ ٹائمز کا مواد اور حجم اتنا زیادہ ہے کہ اتوار کے ایڈیشن کا وزن قریباً 3 کلو اور قیمت 6 ڈالر (600 روپے) ہے۔ خاکسار کی سوچی سمجھی رائے ہے کہ اگر مجھے چوائس دیا جائے کہ تمہیں تحفۃً نیویارک ٹائمز لگوا دیا جائے یا الفضل، تو خاکسار بلاتردد الفضل کے حق میں خواہش کرے گا۔ الفضل نہ صرف انسان کی عمومی دنیاوی علمی ضروریات بڑی حد تک پوری کردیتا ہے۔ بلکہ روحانی اور اخلاقی پیاس بجھاتا ہے جس میں ٹائمز کی افادیت قابل ذکر نہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

☆..........☆..........☆

تاریخ الفضل کا ایک ورق | طباعت، کتابت اور کاغذ کے مسائل

سلسلہ احمدیہ میں پریس کا آغاز اور بتدریج ترقی۔ 1940ء تک

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعے دین حق کا علمی اور قلمی غلبہ مقدر تھا اور قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کی خاطر پریس ایجاد ہوئے اور طباعت کی آسانیاں پیدا ہوئیں اور بڑھتی چلی جارہی ہیں مگر آغاز میں یہ سہولتیں حضرت مسیح موعود کو براہ راست اور پھر قادیان میں میسر نہ تھیں۔ رقم بھی نہ تھی افراد بھی نہ تھے اور چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے لئے لاہور جانا پڑتا تھا۔ آپ نے جن حالات میں براہین احمدیہ طبع کرائی اور جو مشکلات طباعت کے حوالہ سے اٹھائیں وہ کتاب کے علمی مضمون سے قطع نظر ایک بہت بڑا مجاہدہ ہے۔ جن کی کسی قدر تفصیل حیات احمد جلد2 میں موجود ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے الحکم 1938ء کی کئی اشاعتوں میں ان دقتوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ تنگ آکر بالآخر حضور نے قادیان میں اپنا پریس قائم کرنے کا ارادہ فرمالیا۔

حضرت شیخ صاحب مثال کے طور پر براہین احمدیہ کے حوالہ سے حضور کے ایک خط کا ذکر کرتے ہیں جس میں حضور نے فرمایا:

خط آمدہ مطبع ریاض ہند سے معلوم ہوا کہ حال طبع کتاب کا ابتر ہورہا ہے اگر اس کا جلدی سے تدارک نہ کیا جائے تو کاپیاں کہ جو ایک عرصہ سے لکھی ہوئی ہیں خراب ہو جائیں گی۔ بات یہ ہے کہ کاپیوں کی چھ سات جز مطبع ریاض ہند سے بباعث کم استطاعتی مطبع کے مطبع چشمۂ نور میں دی گئی تھیں اور مہتمم چشمۂ نور نے وعدہ کیا تھا کہ ان کاپیوں کو جلد تر چھاپ دیں گے اور قبل اس کے جو پرانی اور خراب ہوں چھپ جائیں گی۔ سو خط آمدہ مطبع ریاض ہند سے معلوم ہوا ہے کہ وہ کاپیاں اب تک نہیں چھپیں اور خراب ہوگئیں ہیں۔ کیونکہ ان کے لکھے جانے پر عرصہ دراز گزر گیا ہے۔ ناچار اس بندوبست کے لئے کچھ دن امرتسر ٹھہرنا پڑے گا۔

(مکتوبات احمد جلد اول ص584)

اس قسم کے مخمصوں سے بچنے کے لئے بعض اوقات حضرت مسیح موعود پریس کو قادیان منگوالیا کرتے تھے اور اس کے یہاں لانے اور لے جانے کے اخراجات بھی ادا کرتے تھے اور کبھی پریس والے قادیان کے سفر کی دقت سے بچنے کے لئے باوجود اس یقین کے کہ ان پر اخراجات سفر کا بار نہ ہوگا۔ پریس لانے سے انکار کر دیتے تھے۔

حضور ان مشکلات سے تنگ آگئے۔ اس لئے کہ جس سرعت سے حضور نشرواشاعت کا کام کرنا چاہتے تھے وہ نہیں ہوسکتا اور اس طرح اس مقصد عظیم کی تکمیل میں روک واقعہ ہوتی تھی جس کے لئے حضور مبعوث ہوئے تھے۔ تب آپ نے چاہا کہ قادیان کی اس چھوٹی سی بستی میں نشرواشاعت کی تکمیل کے لئے اپنا پریس جاری کریں۔ حضور نے اس کا بھی تذکرہ ایک مکتوب میں فرمایا ہے۔

”بوجہ چندر در چند وجوہ کے دوسری جگہ کتابوں کے طبع کرانے سے میری طبیعت دق آگئی ہے۔ **میرا ارادہ ہے کہ اپنا مطبع تیار کرکے کام سراج منیر اور دیگر رسائل کا شروع کرادوں۔** اگر مطبع میں کچھ خسارہ بھی ہوگا تو ان خساروں کی نسبت کم ہوگا جو مجھے دوسرے لوگوں کے مطابع سے اٹھانے پڑتے ہیں۔ لیکن تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس کام کے شروع کرانے میں تیرہ چودہ سو روپیہ خرچ آئے گا۔“

(مکتوبات احمد جلد2 ص500)

(الحکم 14 فروری 1938ء)

یہ 1887ء کی بات ہے مگر خدا کی تقدیر نے ابھی اس کے سامان پیدا نہیں کئے تھے۔ 28 دسمبر 1892ء کو جلسہ سالانہ پر جو مشورے طے پائے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قادیان میں اپنا مطبع قائم کیا جائے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 ص615)

1893ء میں جب آئینہ کمالات اسلام کی اشاعت شروع ہونے لگی تو حضور کے ارشاد پر شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس امرتسر اپنا پریس قادیان لے کر آئے اور گول کمرے میں نصب کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد1 ص472)

بالآخر خدا کی تقدیر بروئے کار آئی اور 1895ء میں قادیان میں ضیاء الاسلام پریس قائم کیا گیا جس میں پہلی کتاب حضور کی تصنیف ضیاء الحق شائع ہوئی۔ اس پریس کی نگرانی ابتداء میں خود حضور فرماتے تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد1 ص518)

پہلا پریس

قادیان کے پہلے پریس کا ذکر کرتے ہوئے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی لکھتے ہیں:

وہ پریس کیا تھا ایک چھوٹا سا لکڑی کا پریس تھا جو ہاتھ سے چلایا جاتا تھا۔ اس کے لگانے کے بعد یہ دقت پیش آئی کہ اس کو چلانے کے لئے آدمی نہ ملتے تھے یا ملتے تھے تو ذرا ذرا بات پر بگڑ جاتے۔ اس پر بعض رفقاء کو ایک دفعہ خیال آیا کہ کچھ وقت نکال کر وہاں کام کرآیا کریں۔ چنانچہ ایک رفیق سنانے لگے کہ میں ایک دن وہاں چلا گیا اور کچھ وقت کام کرتا رہا مگر چونکہ عادت نہ تھی اس لئے کندھے شل گئے اور ہاتھ ایک طرف تو ایسے ہوگئے کہ خون ٹپک رہا تھا اور دوسرے سب چھالے ہی چھالے پڑ گئے۔ کسی نے حضرت مسیح موعود سے ذکر کردیا کہ فلاں شخص کا تو یہ حال ہوا۔ حضور نے نماز ظہر کے بعد دیکھ کر ازراہ شفقت فرمایا کہ ”میاں یہ تمہارا کام نہیں ہے“۔

حضور کے اس پریس پر مرزا اسماعیل بیگ اور کبھی شیخ نور احمد وغیرہ کام کرتے تھے اور حضرت حکیم فضل الدین صاحب مہتمم تھے اس پریس کا نام ضیاء الاسلام پریس تھا اور یہ پریس اس جگہ واقعہ تھا جہاں اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا موٹر خانہ ہے۔

اس بیج کو اللہ تعالیٰ نے بڑھایا اور پھر الحکم اخبار کا اپنا پریس قادیان میں قائم ہوگیا اور اس کا نام انوار احمدیہ پریس رکھا گیا۔

ضیاء الاسلام پریس میں کام ایک پریس سے بڑھ کر متعدد پریسوں تک چھپنے لگا اور ادھر الحکم میں ایک کی بجائے دو پھر تین پھر چار پریس قائم ہوگئے۔

مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی 1938ء میں لکھتے ہیں:

1907ء میں تو حضرت والد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے 29x22 سائز کی ایک بڑی مشین خرید کر لگادی جو دن رات حضور کی کتابوں کی طباعت کرنے لگی۔

اور اس طرح وہ دقتیں اور پریشانیاں رنگ لائیں اور یورپ کی جدید ترین ایجاد کے ذریعے جلد سے جلد کام ہونے لگا۔

اسی پر بس نہیں حضور کا منشاء تھا کہ دعوت الی اللہ کا کام جلد سے جلد ہوسکے۔ حضور کی تصانیف کے سوا حضور کے کلمات طیبات کی اشاعت کے لئے 1897ء میں الحکم اور 1902ء میں البدر اور پھر ریویو آف ریلیجنز اور پھر ریویو انگریزی اور پھر تشحیذ الاذہان اور پھر نور اور پھر الحق اور پھر فاروق سلسلہ کے اخبارات نکلنے لگ گئے اور مطبع بھی ضیاء الاسلام سے بڑھ کر الحکم، بدر، فاروق کے جداگانہ مطبع قائم ہوگئے۔

اور آج یہ کام اس قدر بڑھ گیا کہ قادیان میں دو الیکٹرک مشین پریس قائم ہیں۔ یعنی چوہدری اللہ بخش صاحب کا اللہ بخش الیکٹرک پریس اور اخبار الفضل کا ضیاء الاسلام الیکٹرک پریس اور ہر ایک الیکٹرک پریس میں دو دو مشینیں کام کررہی ہیں۔

(الحکم 21 فروری 1938ء ص1)

خلافت ثانیہ کا آغاز

حضرت مصلح موعود نے خلافت کا منصب سنبھالتے ہی پریس کی طرف توجہ دی۔ چنانچہ مئی 1914ء میں اللہ بخش سٹیم پریس کے متعلق الفضل خبر دیتا ہے۔

اللہ بخش مشین پریس قادیان کے لئے انجن آگیا ہے۔ لاہور میں احمدیہ سٹیم پریس کی منظوری بلاضمانت ہوئی ہے یہ بڑی خوشی کی بات ہے مبارک ہو۔ خدا ہمارے بھائیوں کو اشاعت حق کی توفیق بخشے ایک اور احمدی مشین پریس بھی لاہور میں عنقریب جاری ہونے والا ہے۔

(الفضل 6 مئی 1914ء)

الفضل کی دقتیں

مگر قادیان جیسے قصبے میں کتابت اور پریس کی دقتیں سالہا سال جاری رہیں۔ چنانچہ مینیجر الفضل اپریل 1915ء میں لکھتے ہیں:

ہم اپنے معزز ناظرین سے بڑھ کر اس بات کو محسوس کررہے ہیں کہ اخبار الفضل 25 مارچ سے لیٹ ہورہا ہے۔ کتابت اور پریس کے متعلق چند ایسی دقتیں آئیں کہ ابھی تک ان کا اثر باقی ہے یہ پرچہ بھی اکٹھا دو نمبر ہے اور صفحے بجائے سولہ کے 12 ہی تیار ہوسکے۔ کیونکہ دیر آگے ہی بہت ہوچکی تھی اس لئے مناسب نہ سمجھا گیا کہ ایک دن اور اخبار رکا رہے۔ ناظرین مطمئن رہیں یہ کمی پوری کردی جائے گی۔ ایک ضمیمہ 12 صفحے کا نکلنے والا ہے جو ہفتہ عشرہ کے اندر شائع ہوگا۔ درس بھی اس اخبار کے ساتھ نہیں اور جب تک اخبار باقاعدہ نہ ہوجائے اس کا چھپنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

(الفضل 6,4 اپریل 1915ء)

احمدیہ کانفرنس میں تذکرہ

اس کے بعد ضروریات بڑھتی رہیں اور پریس ناکافی ثابت ہوتے رہے۔ خدا کی تقدیر گھیر گھار کر جماعت کو اس طرف لارہی تھی کہ وہ اپنے نئے پریس قائم کرے۔ نئی مشینیں لگائیں۔ خواہ مشترکہ سرمائے سے جاری کرنا پڑیں۔ چنانچہ اپریل 1917ء میں قادیان میں احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کی رپورٹ میں لکھا ہے۔

جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے اخبارات اور رسائل کی کمی اشاعت کے وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اپنا پریس نہ ہونے کی وجہ سے اخبارات اور رسائل دوسرے شہروں میں دوسروں کے پریسوں پر بہت گراں خرچ سے چھپوانے پڑتے ہیں اور یہ بات ان کی ترقی میں سخت حارج ہورہی ہے۔ اس لئے کوشش اس بات کی ہونی چاہئے کہ اپنا پریس قائم کیا جائے۔ خواہ کوئی ایک صاحب قائم کریں۔ خواہ مشترکہ سرمایہ سے قائم ہو۔ خواہ صدر انجمن احمدیہ اپنے ماتحت جاری کرے۔ اس سے ہمارے اخباروں کو بہت آسانی

اور فائدہ ہوگا اور موجودہ حالات سے زیادہ عمدہ کام کرسکیں گے۔ نیز اخباروں کی اشاعت بڑھانے کے لئے اخبار والے اگر اپنے قائم مقام مختلف مقامات پر دورہ کرنے کے لئے بھیجا کریں۔ جو لوگوں کو اخبار کے فوائد بتا کر خریدنے کی تحریک کریں۔تو بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنا پریس جاری کرنے والی تجویز کو پسند فرماتے ہوئے کہا کہ موجودہ کام کرنے والوں کے پاس روپیہ نہیں ہے۔ہاں اگر بعض دوست مل کر پریس کے لئے سوسو روپیہ کا حصہ لے لیں اور پریس کے انجن کے ساتھ آٹے کی مشین بھی لگا دی جائے تو امید ہے کہ کام اچھی طرح چل سکے۔

حضور نے اخباروں کی اشاعت کے بڑھانے کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ ہمارے اخباروں اور رسالوں میں چونکہ علمی اور مذہبی مضامین چھپتے ہیں جن کے جلدی یا دیر میں پڑھنے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔اس لئے اکثر لوگ ایک دوسرے سے اخبار لے کر پڑھ لیتے ہیں اور خود نہیں خریدتے۔اس کے متعلق اگر اس طرح کیا جاوے کہ وہ لوگ جو اخبار خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں مگر خریدتے نہیں انہیں پڑھنے کے لئے پرچہ نہ دیا جائے تو امید ہے کہ وہ خود اخبار خریدیں۔اگرچہ بظاہر یہ بخل معلوم ہوتا ہے مگر ان کے لئے سزا کے طور پر جائز ہے کیونکہ وہ اخبارات کے خریدار نہ بن کر انہیں نقصان پہنچاتے ہیں اور خود مفت میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(الفضل 17/اپریل 1917ء ص2)

ایڈیٹرز کی کانفرنس

26 جنوری 1922ء کو حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اشاعت نے سلسلہ کے اخبارات کے ایڈیٹرز کی ایک کانفرنس طلب کی جس میں اشاعت سلسلہ کے وسائل اور اخبارات کی ترقی و بہبودی کا مسئلہ زیر بحث آیا۔

(الفضل 30 جنوری 1922ء ص1)

سفر یورپ میں خیال

سیدنا حضرت مصلح موعود 1924ء میں یورپ تشریف لے گئے۔اس بے پناہ مصروفیت میں حضور یہ بھی سوچتے رہے کہ الفضل کے لئے کوئی مشین خرید کر لے جائیں۔ چنانچہ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب اپنی ڈائری 6 ستمبر 1924ء میں لکھتے ہیں۔

حضرت اقدس کا منشاء ہے کہ یہاں سے الفضل کے واسطے چھاپنے کی کوئی اچھی مشین خریدی جاوے۔ایک دستی پریس کی مشین بھی ہے جس میں معمولی ایجنڈے اور فل سکیپ سائز کے اشتہارات بہت جلدی اور ارزاں اور عمدہ چھپ سکتے ہیں۔ قیمت صرف بارہ پونڈ ہے مگر اس سے اچھی قسم کی مشین بھی یہاں کئی ملتی ہیں۔اعلیٰ قسم کی 25 پونڈ تک مل جاتی ہے اس مشین پر جو بارہ پونڈ کی ملتی ہے ہم لوگوں نے 2 گھنٹہ میں 1200 کاغذ چھاپا جو تمام انجمن ہائے احمدیہ کے سیکرٹریوں کو بطور مختصر سی رپورٹ کے بھیجا گیا ہے۔ ابھی پہلا دن تھا ورنہ چھپائی اس کی بہت عمدہ ہوسکتی ہے اور غالباً بہت ارزاں بھی ہوگی۔ (سفر یورپ 1924ء ص182)

14/اکتوبر 1924ء کو حضور نے فرمایا کہ قاضی صاحب (ظہورالدین اکمل) کے خط آ رہے ہیں کہ الفضل کے بند ہو جانے کا اندیشہ ہے کوئی مشین الفضل کے لئے ضرور خرید لائیں۔آج مشین دیکھنے گئے تھے مگر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا۔

(سفر یورپ 1924ء ص401)

17 سالوں میں ترقی

خلافت ثانیہ کے پہلے 17 سالوں میں پریس کے لحاظ سے جو ترقی ہوئی اس کا ایک نقشہ الفضل 1931ء میں کھینچا گیا ہے۔الفضل لکھتا ہے۔

قادیان میں 1914ء کے ابتداء میں ضیاء الاسلام کا صرف ایک دستی پریس تھا جس پر الفضل چھپتا تھا لیکن قیام خلافت ثانیہ کے بعد جلد ہی ایک مشین کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ مشین لے لی گئی اور اس پر کل کشوں کے ذریعہ کام ہونے لگا۔ 1929ء میں کاروبار کی اتنی ترقی ہوئی کہ سٹیم پریس کی ضرورت سے ایک انجن خریدا گیا اور اب دو سال سے خدا کے فضل سے ضیاء الاسلام سٹیم پریس ہے۔ اس کے بعد چند سال مظہر سٹیم پریس بھی کام کرتا رہا۔اب مارچ 1931ء میں ایک اور سٹیم پریس اور اللہ بخش سٹیم پریس کے نام سے جاری ہوا جس پر قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید چھپا کرے گا اور سلسلہ کا دوسرا کام بھی ہوگا۔ہم سن رائز کی ترقی اور دیگر کاموں کی ضرورت پر نظر رکھے ہوئے امید کرتے ہیں کہ جلد تر انگریزی پریس بھی جاری ہو جائے گا۔ (الفضل 14 مارچ 1931ء)

تکنیکی مسائل

پریس بھی لگ گئے مگر قادیان میں تکنیکی سہولیات میسر نہ تھیں۔ 1938ء میں ایک ایسی ہی خرابی کی وجہ سے الفضل 3 روز شائع نہ ہوسکا۔اس کی تفصیل تاریخ الفضل کا ایک ضروری حصہ ہے اس لئے اسے درج کیا جاتا ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اخبار حکومت کے منظور شدہ پریس سے ہی شائع ہوسکتا تھا۔الفضل لکھتا ہے:۔

الحمد للہ چار دن کی سخت دوڑ دھوپ کے بعد اخبار کی طباعت کا انتظام ہوگیا اور تین دن کے ناغہ کے بعد اخبار ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ بذریعہ چٹھی احباب کی خدمت میں عرض کر دیا گیا تھا یکم جون کی رات کو جبکہ 2 جون کا اخبار چھپ رہا تھا۔مشین کا ایک نہایت ضروری پرزہ ٹوٹ گیا۔ ہر چند کوشش کی گئی کہ اخبار چھپ سکے مگر کوئی جدوجہد کارگر نہ ہوسکی اور 2 جون کو صبح کی گاڑی سے ایک آدمی بٹالہ اس امید پر بھیجا گیا کہ وہ پرزہ بنوا کر 12 بجے کی گاڑی سے واپس آ جائے گا اور آج اور کل کے دونوں پرچے چھاپ کر ایک ہی ڈاک میں بھجوا دیں گے۔لیکن وہ بارہ بجے کی بجائے رات کے آٹھ بجے پہنچ سکا اسی وقت نیا پرزہ فٹ کر کے جب مشین چلانے کی کوشش کی گئی تو مشین کو اور نقصان پہنچ گیا۔یعنی دو بڑی گراریاں ٹوٹ گئیں۔ اس پر ایک طرف تو یہ کوشش کی گئی کہ لاہور سے اسی سائز کی گراریاں یا پھر دوسری مشین جلد سے جلد منگائی جائے اور دوسری طرف یہ سعی کی گئی کہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کی مشین پر اخبار چھاپنے کی اجازت حاصل کی جائے۔ چنانچہ جہاں 3 جون کو لاہور آدمی بھیج دیئے گئے۔وہاں گورداسپور بھی روانہ کر دیئے گئے۔مدنظر یہ بات تھی کہ جو انتظام بھی جلد سے جلد ہوسکے۔اسی سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ 4 تاریخ کو گورداسپور سے یہ اطلاع پہنچی کہ سوائے نیا ڈکلریشن اللہ بخش سٹیم پریس کا داخل کرا کے منظور کرانے کے اور کسی صورت میں اخبار چھاپنے کی اجازت نہیں مل سکتی اور چونکہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور ڈلہوزی میں ہیں اس لئے ہم وہاں جا رہے ہیں۔ ادھر لاہور سے رات کے بارہ بجے کے قریب نہ صرف گراریاں بلکہ ایک مکمل مشین لے کر آدمی پہنچ گئے۔اس وقت بذریعہ ٹیلیفون کوشش کی گئی کہ ڈلہوزی جانے والے اصحاب کو جو اس وقت پٹھان کوٹ پہنچ چکے تھے۔تاکہ صبح کی پہلی سروس سے ڈلہوزی پہنچ سکیں۔روک سکیں مگر ان کو اطلاع دینے کی کوئی صورت نہ پیدا ہوسکی۔آج 5 جون کی صبح کو بذریعہ فون ڈلہوزی انہیں اطلاع دے دی گئی کہ وہ نیا ڈکلریشن حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ کاغذات داخل دفتر کرا دیں اور ادھر مشین تیار کر کے اخبار چھاپا گیا۔جو احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

اخبار کے یک لخت بند ہو جانے کی وجہ سے جماعت میں جو اضطراب پیدا ہوسکتا تھا۔اس کا ہمیں پورا پورا احساس تھا اور اسی وجہ سے ایک طرف تو ہم نے بذریعہ چٹھی اطلاع دینی ضروری سمجھی اور دوسری طرف جیسا کہ بیان کردہ حالات سے ظاہر ہے جو کوشش بھی ممکن تھی انتہائی سرگرمی کے ساتھ کی گئی اور گراں بار اخراجات برداشت کر کے کی گئی۔الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے جلد کامیابی عطا کی اور ہم احباب کرام کی خدمت میں اخبار پیش کرنے کے قابل ہوسکے۔

ایک مرکزی شہر کی بجائے کسی اور مقام سے روز اخبار شائع کرنے میں جس قدر مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ان کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ پنجاب میں سوائے لاہور کے اور کسی شہر حتیٰ کہ امرتسر ایسے بڑے شہر سے بھی کوئی روزانہ اخبار شائع نہیں ہو رہا اور جب کوئی شائع ہوا وہ چل نہیں سکا۔ قادیان تو ابھی ایک بہت چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں سے روزانہ اخبار کا شائع ہونا حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ کیونکہ یہاں اس قدر مشکلات ہیں کہ عام حالات میں ان کا دور ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ (الفضل 7 جون 1938ء)

کتابت کی مشکلات

حضرت مسیح موعود قلمی جنگ کے فتح نصیب جرنیل تھے۔شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جب کسی نہ کسی مضمون یا کتاب کی کتابت نہ ہو رہی ہو۔اس لئے حضرت مسیح موعود پسند فرماتے تھے کہ عمدہ خوشخط کاتب قادیان میں رہیں تاکہ وقت پر جلدتر کام ہو جائے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے خلافت کے ابتدائی ایام میں ہی حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کا حوالہ دے کر ایڈیٹر الحکم سے فرمایا کہ احمدی کاتبوں کے قادیان آنے کے لئے تحریک شائع کریں۔ بلکہ فرمایا کچھ لوگ ایسے بھی چاہئیں جو کتابت کے کام کو اسی مقصد اور نیت سے سیکھیں کہ سلسلہ کی خدمت کریں۔

(الحکم 14 جون 1908ء ص6)

اس کے باوجود بڑھتے اور پھیلتے ہوئے کاموں کی وجہ سے الفضل کو ایک لمبا عرصہ کاتبوں کی دقت رہی۔ چنانچہ الفضل یکم نومبر 1914ء لکھتا ہے۔

تقریباً ایک ماہ سے درس کی اشاعت میں التوا پڑا ہے اس یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ درس کی اشاعت دیدہ دانستہ بند کی گئی ہے بلکہ اس کی وجہ کاپی نویسوں کی قلت ہے ایک کاتب بوجہ خانگی امور رخصت پر گیا ہوا تھا اسے بعض مشکلات ایسی درپیش آئی ہیں کہ وہ اب تک رخصت لیتا جاتا ہے دوسرا بیمار ہے۔اب صرف ایک کاپی نویس ہے جو اخبار کو جو ہفتہ میں سہ بار شائع ہوتا ہے مشکل سے لکھ سکتا ہے اس اکیلے نے اتنا کام کیا ہے کہ اس کی صحت پر بھی اس کا اثر پڑا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا ہی فضل خاص ہے کہ جس نے ان ایام میں اخبار کی باقاعدگی میں بہت فرق نہیں آنے دیا بہت کوشش کی جا رہی ہے۔ عنقریب انشاء اللہ درس بھی شائع ہوا کرے گا اور کوشش کی جائے گی کہ پچھلی کمی کو بھی پورا کیا جائے۔

(الفضل یکم نومبر 1914ء)

کاغذ کی دقت

آج تو کاغذ کی فراوانی ہے مگر آغاز میں کاغذ کا حصول بہت مشکل تھا اور لاہور سے فوری کاغذ منگوانا آسان نہیں تھا۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے۔

کاغذ ایک فوری ضرورت سے یکدم ختم ہوگیا اب ایسا گمان ہوتا ہے کہ کاغذ وقت پر لاہور سے نہیں پہنچے گا اس لئے اگلا پرچہ اگر وقت پر شائع نہ ہوسکے تو معاف فرمایا جاوے۔

(الفضل 19 فروری 1916ء)

دوسری جنگ عظیم کے دوران 1939ء میں کاغذ کے نرخ یکدم بہت زیادہ بڑھ گئے اور الفضل کی استطاعت سے باہر ہوگئے۔الفضل لکھتا ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ جنگ کی وجہ سے تمام چیزوں کے نرخ کچھ نہ کچھ بڑھ گئے ہیں لیکن اخباری

کاغذ کی قیمتوں میں یکم ستمبر کے بعد جو اضافہ ہوا ہے وہ دوسری تمام اشیاء کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ وہ کاغذ جو یکم ستمبر کو اڑھائی روپیہ فی رم تھا۔ اس وقت اس کی قیمت پانچ روپیہ فی رم سے کم نہیں۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ قیمت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور کاغذ والے پیشگی قیمت طلب کرتے ہیں۔ ابھی تک حکومت نے کاغذ کے نرخوں پر کنٹرول رکھنے کا کوئی انتظام نہیں کیا اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ قیمتوں کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بہرحال اخبارات اس وقت سخت مشکلات میں مبتلا ہیں۔ معمولی اخباروں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار انگریزی اردو اخبارات بھی حجم کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور کاغذ بھی ناقص قسم کا استعمال کر رہے ہیں۔ کئی اخبارات نے قیمتیں بڑھا دی ہیں۔

ان حالات میں احباب کرام اندازہ لگا سکتے ہیں کہ الفضل جو پہلے ہی بہت بڑے بوجھ کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اس کی اب کیا حالت ہوگی۔ ہم نے ابھی تک نہ تو اس کے حجم میں کمی کی ہے اور نہ ناقص قسم کا کاغذ استعمال کیا ہے۔ لیکن اب ہم مجبور ہو رہے ہیں کہ گھٹیا قسم کا کاغذ استعمال کریں لیکن اس ضمن میں ہمارے ناظرین پر جو فرض عائد ہوتا ہے ضروری ہے کہ وہ اس کا احساس فرمائیں اور جس رنگ میں بھی امداد دے سکتے ہیں دیں۔

(الفضل 18 ستمبر 1939ء ص 4)

بڑے بڑے اخبارات جن کا حلقہ اشاعت اور ذرائع آمد بہت وسیع تھے وہ بھی مالی مشکلات میں مبتلا ہو گئے۔ ان کا کسی قدر ذکر اخبار زمیندار نے ان الفاظ میں کیا۔

اخباری کاغذ روز بروز گراں ہوتا جا رہا ہے اور یہ امر مالکان اخبارات کے لئے بے حد تشویشناک ہے۔ گرانی کاغذ کا لازمی اثر یہ ہوا ہے کہ اخراجات میں اضافہ ہو گیا ہے اور آمد وہیں کی وہیں ہے۔ چار پیسے میں جو اخبار بازار میں بکتا ہے وہ کسی صورت میں تین پیسے سے کم نہیں پڑتا۔ ڈاک کا خرچ لگا کر حساب پورا ہو جاتا ہے اور بقاعدہ ریاضی باقی صفر رہ جاتا ہے۔

ہندوستان میں کاغذ کی بڑی مقدار سویڈن سے آتی تھی لیکن جب سے جرمنی نے تارپیڈو مار کر غیر متحارب دولتوں کے جہاز غرق کرنا شروع کئے ہیں یہ درآمد بالکل بند ہو گئی ہے اور ہندوستان میں جو کاغذ طیار ہوتا ہے اول تو اس کی مقدار اتنی ہی نہیں ہوتی کہ روزانہ اخباروں کے لئے کفایت کر سکے دوسرے اخباری سائز کا کاغذ بہت کم طیار ہوتا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر متعدد جرائد کو اپنا سائز کم کرنا پڑا ہے کیونکہ زندگی کو قائم رکھنے کے لئے یہ امر بے حد ضروری تھا۔

اس وقت اخبارات عظیم نقصان برداشت کر کے ملک اور قوم کی جو خدمت بجا لا رہے ہیں۔ وہ غالباً کسی سے پوشیدہ نہیں۔ گرانی کاغذ کے باعث عملہ ہائے ادارت و کتابت کو جو تکلیفیں اٹھانی پڑ رہی ہیں۔ اس کا علم قارئین کو نہیں ہو سکتا۔ ان تکلیفوں کو اگر جانتے ہیں تو ہم جانتے ہیں۔

(بحوالہ الفضل 12 جنوری 1940ء)

1940ء میں معاملات اور بگڑ گئے۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے۔

گو اخباری کاغذ کی قیمت آغاز جنگ سے ہی بہت بڑھ گئی تھی۔ لیکن ناروے اور ڈنمارک پر جرمنی کے حملہ نے ہندوستان کے اخبارات پر ایک اور سخت ضرب لگائی ہے کیونکہ ان اور ان کے متصلہ ممالک سے مال آنا بند ہو گیا ہے اور ہندوستان میں کاغذ سازی کی صنعت ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے تیار شدہ گھٹیا قسم کے کاغذ کی قیمت غیر ملکی اعلیٰ کاغذ کی قیمت سے بھی زیادہ دینی پڑتی ہے۔ اس وقت ہم جو دیسی کاغذ استعمال کر رہے ہیں وہ کاغذ کی نایابی کی وجہ سے بہت گراں قیمت پر خریدنا پڑا ہے اور ابھی چونکہ کچھ عرصہ کے لئے باہر سے کاغذ کی آمد کی کوئی امید نہیں اس لئے ہم مجبور ہیں کہ جو کاغذ بھی مہیا ہو سکے اور جس قیمت پر بھی ملے اسے استعمال کریں۔

اخباری کاغذ کی نایابی اور گرانی کی وجہ سے بڑے بڑے سرمایہ دار اور کثیر اشاعت اخبارات نے اپنا حجم کم کر دیا ہے۔ پنجاب کے غیر مسلم اخبارات جو 24 اور 30 صفحات پر شائع ہوتے تھے اور بیس بائیس روپے سالانہ قیمت تھی۔ قیمت میں ایک پیسہ کی کمی کئے بغیر اب 12 اور 16 صفحات پر چھپتے ہیں اور بہت گھٹیا قسم کا کاغذ استعمال کر رہے ہیں۔ ان حالات میں الفضل کو جس کا حلقہ اشاعت بہت محدود ہے جن مشکلات کا سامنا ہے۔ ان کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے اور انہی سے مجبور ہو کر اس نے بھی اپنے حجم میں کمی کی ہے۔

(الفضل 11 مئی 1940ء)

یہ 1940ء تک کی رکاوٹوں اور پریشانیوں کا ایک مختصر سا نقشہ تھا ان سب کے باوجود اشاعت کا شعبہ مضبوط ہوتا چلا گیا اور آج اللہ کے فضل سے دنیا بھر میں ہمارے دسیوں پریس نہایت عمدگی سے کام کر رہے ہیں اور مسیح موعود کے پیغام کو پھیلا رہے ہیں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں

گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ

ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اظہر ماربل فیکٹری

15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ

موبائل: 03336174313

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

جماعت کا ترجمان۔ ہمارا پیارا الفضل

روزنامہ الفضل کی اشاعت پر ایک صدی پوری ہونے پر ہمارے دل رب رحمان و منان کی حمد و شکر سے معمور ہیں۔ 18 جون 1913ء کا دن کیا ہی مبارک دن تھا جس دن مرکز احمدیت قادیان دارالامان کی پاک سرزمین سے جماعت احمدیہ کے ترجمان اور آرگن (Organ) کی حیثیت سے اخبار الفضل کا اولین شمارہ منصۂ شہود پر آیا، آسمان صحافت کے افق پر ایک نیا درخشندہ ستارہ طلوع ہوا۔

حضرت مسیح موعود کے فرزند دلبند، گرامی ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنی پُرسوز اور مقبول دعاؤں کے ساتھ، حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے عہد مبارک میں، حضور کی منظوری سے اسے جاری فرمایا۔ اس کا نام بھی حضور خلیفۃ المسیح الاول نے عطا فرمایا اور اپنی خاص دلی دعاؤں اور خوشنودی سے اسے نوازا۔ برصغیر پاک و ہند کے اس قدیم ترین دینی روزنامہ کو یہ اعزاز اور سعادت حاصل ہے کہ اس کے پہلے اور بانی مدیر شہیر اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود کے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے اور 1914ء میں جب آپ خلیفۃ المسیح کے جلیل القدر آسمانی منصب پر متمکن ہوئے تو حضرت مسیح موعود کے دوسرے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ 1913ء کو اپنے سفر کا آغاز کرنے والا یہ عالمگیر شہرت کا حامل اخبار آج رب جلیل و قدیر اور رحمٰن و منان کے فضل اور تائید سے اپنی اشاعت کے 101 سال پورے کر چکا ہے۔ اس وقت روزنامہ الفضل کا ایک ہفتہ وار انٹرنیشنل ایڈیشن بھی لندن سے شائع ہوتا ہے۔ محض خدا کے فضل سے عصر حاضر کا یہ وقیع اور مؤقر روزنامہ جو ایک صدی قبل قادیان کی گمنام بستی سے منصۂ ظہور پر آیا تھا آج یہ دنیا کے تمام براعظموں میں اپنے قارئین رکھنے والا بین الاقوامی روزنامہ بن چکا ہے۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء

اس خوش نصیب روزنامہ کو یہ امتیازی اعزاز اور منفرد امتیاز بھی حاصل ہے کہ یہ پانچ خلفائے احمدیت کے سایہ عاطفت، راہنمائی، تربیت اور دعاؤں کے فیض سے پروان چڑھا ہے۔ یہی وہ جریدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے خلفائے عظام کی تازہ ہدایات، ارشادات و خطابات اور جمعۃ المبارک کے خطبات سب سے پہلے شائع ہوتے ہیں۔ ایک صدی پر محیط طویل دور میں روزنامہ الفضل کو قدم قدم پر نامساعد حالات، شدید مخالفتوں، ناروا قدغنوں اور تندی باد مخالف کا سامنا کرنا پڑا مگر خلفائے احمدیت کی دعاؤں اور برکت سے ہر بار آفات و مصائب کے یہ بادل چھٹتے رہے اور ہمارا یہ محبوب و مقبول روزنامہ پورے عزم و استقلال سے اپنی منزل مراد کی طرف رواں دواں رہا۔ الحمدللہ۔ الفضل افراد جماعت کی تعلیم و تربیت کا بہت بڑا ذریعہ بن گیا۔ پوری ایک صدی کے دوران جماعت کے اس ترجمان نے ہر دور میں احباب جماعت (مرد و زن، خرد و کلاں) کے قلوب و اذہان میں علم و عمل، جذبہ خدمت دین، اللہ، رسولؐ، قرآن کریم، دین متین اور خلافت حقہ کی محبت و عقیدت کے چراغ روشن کر دیئے اور ہزارہا افراد جماعت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سچی اور لازوال تڑپ اور روح پھونکنے کا کردار نہایت حسن و خوبی سے ادا کیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضور کے خلفاء کی تحریرات جو درحقیقت قرآن کریم کی آیات بینات اور رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث مبارکہ کی تشریح و توضیح اور تبیین پر مشتمل ہوتیں وہ تواتر و تسلسل کے ساتھ الفضل کی زینت بنتی رہیں۔ ان روح پرور اور ایمان افروز اور زندگی بخش تحریرات نے احباب جماعت کے قلوب و افکار میں ایک عظیم تغیر پیدا کر کے ان کو دین حق کے والہ و شیدا بنا دیا اور وہ ع

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

کے والہانہ نعرے لگاتے ہوئے ہر دور میں خلیفہ وقت کے قدموں میں بیٹھ کر خدمت دین کی عالمگیر اشاعت میں دامے، درمے، قدمے سخنے حصہ لینے لگے۔ رب جلیل و قدیر کی تائید و نصرت اور بے پایاں فضل جس طرح ماضی میں الفضل کے شامل حال رہا، مستقبل میں بھی اس کے شامل حال رہے گا اور انشاء اللہ العزیز خلافت احمدیہ کے سایہ تلے ہمارا یہ تاریخی اخبار آفتاب عالمتاب بن کر برکات خلافت اور انوار خلافت کو ابدالآباد تک چاردانگ عالم میں پھیلاتا رہے گا۔ ع

ایں دعا ازمن و از جملہ جہاں آمین باد

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان۔ جرمن پوٹینسی دستیاب ہے

الرحمٰن ہومیو سٹور اینڈ کلینک

ڈاکٹر فرحان احمد خاں ڈی ایچ ایم ایس
ڈاکٹر ناصر احمد خاں

مون پلازہ۔ چنیوٹ بازار۔ فیصل آباد: 0345-7693179

الفضل دوبارہ جاری ہونے کی خوشکن خبر

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور

میں نے جب سے ہوش سنبھالی گھر میں الفضل کو دیکھا۔ تب یہ سہ روزہ تھا میرے والد محترم شیخ فضل حق صاحب مجھے یاد ہے کہ ڈیوٹی کے سلسلہ میں کہیں تبدیل ہوتے یا گھر تبدیل کرتے تو سب سے پہلے دفتر الفضل کو نئے ایڈریس کی اطلاع دیتے اور یوں الفضل بلا ناغہ ہمیں ملتا رہتا۔ ابا جان کے اس عمل سے ہمیں بھی الفضل سے ایسا دلی لگاؤ اور انس ہوگیا تھا کہ خواہ کتنے اخبار پڑھنے کو ملتے اگر الفضل نہ ملتا تو ایسا لگتا کہ جیسے آج کچھ پڑھنے کو نہیں ملا۔

جہاں اس قدر قلبی اور ذہنی لگاؤ الفضل کے ساتھ رہا ہو۔ وہاں مسلسل کئی سال اس کا بند رہنا شدید ذہنی و قلبی کرب کا باعث بنا رہا۔ اکثر دعا کے دوران آنسو نکل آتے۔ بندش کے ایام میں میں نے خواب دیکھی کہ میرا پوتا حامد نصیر دوڑا آیا ہے اور کہتا ہے ’’لیں دادی ہروقت یاد کرتی تھیں الفضل پڑھیں‘‘ میں الفضل دیکھ کر اُچھل پڑتی ہوں میرے آنسو بہنے لگتے ہیں اور الفضل کو لے کر بار بار سینہ سے لگاتی ہوں اور حامد سے پوچھتی ہوں حامد یہ کیسے ہوا۔ یہ اب تو بند نہیں ہوگا؟ وہ جلدی میں ہے باہر میر مسعود صاحب اور کچھ خدام اسی سلسلہ میں کھڑے ہیں۔ حامد کہتا ہے آپ یہ تو پڑھیں، کر رہے ہیں اس کا بھی انتظام۔ اس کے بعد نومبر کی 27، 28 تاریخ کی درمیانی شب دیکھا کہ گیراج میں ہاکر نے اخبارات ڈالے ہیں۔ میں جاتی ہوں تو تحریک جدید، مصباح، خالد اور انصاراللہ کے ضمیمے ہیں اور ساتھ ہی الفضل ہے۔ ضمیمے چھوڑ کر میں الفضل اٹھا کر چوم لیتی ہوں اور سینے سے لگا کر اندر آ کر سب کو کہتی ہوں ’’دیکھیں الفضل آ گیا، الفضل آ گیا‘‘ میرا بیٹا منصور ناصر کہتا ہے امی پڑھ کر مجھے بھی دیں۔ صبح کی اذانیں ہو رہی تھیں آنکھ کھل گئی۔ طبیعت پر اداسی سی چھا گئی۔ نماز اور تلاوت کے بعد اداسی دور کرنے کے لئے حضور کی کیسٹ لگالی پھر گھریلو امور میں مصروف ہوگئی۔ 12 بجے طبیعت پھر بوجھل سی ہوگئی اور دوبارہ کیسٹ پر ثاقب صاحب اور اپنے بیٹے اثمار کی نظمیں سننے لگی تو ثریا بیگم جو لجنہ لاہور کی آفس سیکرٹری ہیں آ گئیں وہ میری کیفیت دیکھ کر بولیں تنہائی دور کی جا رہی ہے؟ میں نے کہا نہیں آج پھر الفضل خواب میں دیکھا ہے بیداری کے بعد اداسی نے گھیر لیا وہ اداسی دور کر رہی ہوں۔ ثریا کہنے لگیں کہ سنا ہے الفضل پھر سے شروع ہو رہا ہے آپ کو اطلاع نہیں ملی۔ یہ خبر میرے لئے اس قدر خوش کن تھی کہ میں بول کچھ نہ سکی اور آنسو نکل آئے۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ ابھی اجازت نہیں ہوئی کہ 30 نومبر 1988ء کو صبح ملازم اخبارات لے کر میرے کمرے میں آیا میں تلاوت کر رہی تھی۔ نظر اُٹھائی تو سب سے اوپر الفضل نظر آیا جو میرا پرانا ہاکر ڈال کر گیا تھا۔ بے اختیار الفضل کی طرف ہاتھ اُٹھا اور پھر تلاوت میں مصروف ہوگئی۔ تلاوت کے بعد الفضل کو سینے سے لگایا آنسوؤں کے ساتھ سجدہ میں گر گئی اور دعا کی۔ اب الفضل روزانہ مل رہا ہے خدا کرے کہ یہ نہر مصفّٰی ہمیشہ جاری رہے اور اس کی جدائی کا صدمہ اب خدا ہمیں کبھی بھی نہ دکھائے۔ آمین

پہلی نرینہ اولاد کی خوشی میں الفضل جاری کرایا گیا

مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب

قارئین کرام! میں اب عمر کے 66 ویں سال میں سے گزر رہا ہوں مگر مجھے تا حال 54, 1953ء کے وہ دن کبھی نہیں بھولتے جب میں کلاس اول یا دوئم میں ہونے کے باعث صرف اخبار کی وہ پتہ والی چٹ ہی پڑھ سکتا تھا جس چٹ پر ایڈریس اور نام کچھ یوں درج تھا:

خریداری نمبر ×××××× احمد حسین چیمہ

چک نمبر 88 شمالی ضلع سرگودھا

خریداری نمبر کا تو اس وقت علم ہی نہیں تھا کہ کیا ہوتا ہے تاہم نام پڑھ کر احساس ہوتا کہ اس نام کا فرد تو ہمارے گھر میں ہے ہی نہیں۔ تاہم والدین نے بتایا کہ تمہارے دادا چوہدری محمد حسین چیمہ صاحب نے اپنے نام کی مناسبت سے تمہارا نام احمد حسین رکھا تھا پھر اباجی محترم چوہدری غلام احمد چیمہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو خط لکھ کر نام رکھوایا جو موجودہ نام بشارت احمد چیمہ تھا۔

چند سال بعد یہ احساس شدت سے پیدا ہوا کہ میرے کتنے مشفق والدین ہیں جو اپنی اولاد کی روحانی اور اخلاقی تربیت کے لئے الفضل جیسے اخبار کا اجراء کراتے ہیں، میرے والدین نے مجھے بتایا کہ میں دادا کا پہلا پوتا اور والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھا اور اُنہوں نے شکرانے کے طور پر الفضل کا اجراء کرایا جو خاکسار کی پیدائش سے شروع ہوا اور اب تک الحمدللہ جاری ہے۔

اُس وقت کے حالات اور واقعات جب ذہن میں آتے ہیں تو الفضل کی قدر دل میں مزید پیدا ہوتی ہے۔ اب جب کہ الفضل میرے گھر میں کم و بیش 65 سال سے مسلسل آ رہا ہے تو اب اس کی آمد کے انتظار میں بے تابی رہتی ہے۔ گاؤں میں پوسٹ ماسٹر صاحب جو ہمارے سکول کے ٹیچر ہی ہوتے تھے اُن کے گھر سے صبح سویرے پہلا کام ڈاک کا لانا ہوتا تھا اُس میں خطبہ جمعہ کا انتظار ہوتا اور دیگر مضامین بطور درس سنائے جاتے تھے۔

پھر ربوہ میں علی الصبح یا شام کو ہاکر اخبار ڈالتا تو بے تابی سے انتظار رہتا جس روز اخبار کا ناغہ ہوتا طبیعت میں ایک احساسِ تشنگی سا رہتا۔ اب انٹرنیٹ نے آسانیاں تو پیدا کر دی ہیں لیکن میں پورے وثوق سے یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ الفضل کے آٹھ صفحات کو ہاتھ میں لے کر اسے عقیدت سے پڑھنے اور پھر اسے محفوظ رکھنے کا مزہ ہی اور ہے۔ گاؤں میں تو اخبار کے مطالعہ کے بعد ان گھروں میں پہنچا دیتے تھے جو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے یا تا حال اُنہیں اس کی قدر و قیمت کا احساس نہیں تھا تاہم ربوہ آ کر بھی میری کوشش ہوتی ہے کہ گھر کے تمام افراد کے مطالعہ کے بعد اسے کسی دوسرے احمدی دوست کو استفادہ کے لئے ضرور دیا جائے اور اب بھی احتیاط کے ساتھ یہ مشن الحمدللہ جاری ہے۔

خاکسار کو ایک دفعہ جماعتی دورہ پر واہ کینٹ جانے کا اتفاق ہوا، مکرم صدر صاحب نے مجھے خطبہ جمعہ کا ارشاد فرمایا۔ اتفاق سے اُسی روز نمائندہ الفضل بھی اشاعت اور وصولی کے سلسلہ میں احباب سے رابطہ کرنے کے لئے دورہ پر تھے۔ خاکسار نے اپنی گذارشات کے بعد الفضل کی ضرورت و اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احباب جماعت کو خریداری کی طرف توجہ دلائی تو دوستوں پر اُس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور بہترین ثمرات حاصل ہوئے کیونکہ خاکسار کی اپیل میں تجربہ شدہ چاشنی تھی۔ الحمدللہ۔

المختصر خاکسار الفضل کی خریداری، اُس کے مطالعہ اور سعید روحوں پر اس کے روحانی اثرات کا اِس قدر معترف ہے کہ جس طرح حضور اقدس نے ایک بار ارشاد فرمایا تھا کہ سکول جانے والا ہر بچہ ناشتہ کرنا تو بھول جائے مگر تلاوتِ قرآن ہر روز کرنا نہ بھولے۔ بالکل اُسی طرح اگر ایک احمدی دوست جسے شرائطِ بیعت کے ساتھ کامل احمدی ہونے کا دعویٰ ہے وہ بھی اگر ہر روز بلا ناغہ اخبار الفضل کا مطالعہ کر کے اپنے ایمان و ایقان کو نہیں بڑھاتا تو وہ اپنے ایمان کی فکر کرے کیونکہ وہ پورے خاندان کی تربیت کے ایک بہت بڑے ذریعے سے غافل ہے۔ خاکسار کے مشاہدے کے مطابق ڈائجسٹ، رسائل، دنیاوی اخبارات کے مواد اور قیمت کا موازنہ کیا جائے تو قارئین کے تجربہ میں یہ بات آئی ہوگی کہ یہ تمام جرائد آپ اپنی فیملی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اُن میں گراں قیمت کے علاوہ مخرب الاخلاق خبریں اور تبصرے ہوتے ہیں مگر الحمدللہ الفضل کا مطالعہ کرتے ہی انسان کے ایمان میں تقویت کا احساس بھی ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش اِن صفحات سے میرے اہلِ خانہ کے علاوہ میرے زیرِ اثر افراد بھی استفادہ کرتے اور یہ روحانی خزائن سے بھرپور اخبار روزانہ آپ کو صرف ایک روٹی کی قیمت سے میسر ہے۔

ذرا تصور تو کیجیے کہ جس روزنامہ کے لئے پرانے کارکنوں، کاتبوں، ایڈیٹرز، مینیجرز، جماعتی علماء اور اکابرین نے اپنا خون پسینہ بہایا، اِس کے اجرا اور اشاعت کے لئے گراں قدر عملی، علمی اور قلمی خدمات سرانجام دیں اس کا ہدیہ اس وقت سے ہی دو پائی، دو آنے، پچھتر پیسے، دو روپے اور پانچ روپے روزانہ ہے یعنی ابتدا میں ہی اگر ایک روٹی کی قیمت میں اخبار آ سکتا تھا اور اب بھی اسی نانِ جویں کے بدلے میں یہ توشۂ آخرت مل رہا ہے۔ اگر ہم خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک جدید کی ابتدائی تحریک پر ایک مٹھی بھر آٹا محفوظ کر کے تحریک جدید کی مقدس اور مفید تحریک میں شامل ہو سکتے تھے تو آج روزنامہ الفضل جیسے روحانی مائدے سے استفادہ کے لئے ایک روٹی کی روزانہ قربانی کر کے اپنی نسلوں کے روحانی مستقبل کو محفوظ نہیں کر سکتے؟

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

طاہر سرجیکل
شوگر میٹر، ہر قسم کی شوگر میٹر کی سٹرپس۔ ڈیجیٹل بلڈ پریشر میٹر، نیبولائزر، سرجیکل آلات ہسپتال فرنیچر، ہسپتال کلاتھ، سلمنگ آلات، ایب کنگ، پروسونا بیلٹ، جاگنگ مشین، آلہ سماعت، وہیل چیئر، کموڈ چیئر۔
نزد مولا بخش ہسپتال۔ خوشاب روڈ۔ سرگودھا 048-3726395,3001316
طالب دعا: ظہیر احمد طاہر :0333-6781330

مکرم انیس احمد نفیس صاحب

جدید طریقۂ کتابت۔ کمپوزنگ کا آغاز اور اہمیت

کمپوزنگ کا بنیادی مقصد کتابت کو دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا تھا

کتابت کا دور

تاریخ پر عمیق نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ قلمی نسخہ جات کے دور کے بعد انسان پرنٹنگ مشین کی ایجاد کے ساتھ ہی کتابوں کی اشاعت کے بارے میں غوروفکر کرنے لگا۔ چنانچہ کتاب کی تیاری کے لئے ایسی خوشخط لکھائی والے تلاش کئے گئے جن کی لکھائی سب سے منفرد اور نفاست سے بھری ہوئی تھی یوں کتابت کے اُس دور کا آغاز ہوا جب انسان نے پہلی کتاب شائع کرنے کے لئے کتابت کروائی جو دیدہ زیب اور دلکش انداز میں اس طرح لکھی گئی کہ ہر کوئی اُسے بآسانی پڑھ سکتا تھا۔ یوں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کتابت ایسی خوشخط لکھائی کا نام ہے جسے عوام الناس بغیر کسی دقت کے پڑھ سکیں۔ کتابت کا یہ دلکش انداز ایک خاص عرصے تک مشق اور شاگردی اختیار کرنے سے عام ہونے لگا۔

جبکہ اس سے قبل جس شخص کو کتاب کی ضرورت محسوس ہوتی وہ کتاب کے مصنف سے کہتا کہ آپ نے عمدہ کتاب لکھی ہے مجھے اس کی کاپی تیار کرادیں لہٰذا مصنف خوشخط لکھوانے کے بعد کتاب مطلوبہ شخص کو دے دیتا۔ دراصل یہ دور قلمی دور کہلاتا ہے کیونکہ اس دور میں تمام کتب قلم سے لکھی جاتی تھیں اسی بنا پر وہ کتب قلمی نسخے کہلاتی تھیں۔ کتابت کا یہ دور بہت وسیع زمانے پر پھیلا ہوا ہے۔ کتابت اُس وقت ایک نئے عہد میں داخل ہوتی ہے جب پرنٹنگ مشین کی ایجاد نے کاتب کو ایک کاپی کے لکھنے تک ہی محدود کردیا یعنی کتاب کی ہزاروں کاپیاں پرنٹنگ مشین سے ایک ہی وقت میں شائع کی جانے لگیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کتابت نے اپنا دور بڑی شان کے ساتھ گزارا ہے چاہے قلمی دور ہو یا پرنٹنگ مشین کا۔ اس سلسلے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی جب انسان نے ایک طویل عرصے تک کتابت پر انحصار کیا۔

کتابت کا کام انتہائی کٹھن مراحل پر مشتمل تھا جس میں کاتب ہر صفحہ کو بڑی توجہ، محنت اور لگن کے ساتھ اچھا خاصا وقت لگا کر لکھتا تھا جس میں جلدی نام کی کوئی شے نہیں تھی۔ تھوڑی سی غلطی سے بعض اوقات پورا صفحہ ضائع کرنا پڑتا یا اسی صفحہ پر کوئی علامت لگا کر غلطی کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی تھی، اسی طرح تصحیح نامہ کے عنوان سے ایک فہرست کتاب کے آخر یا شروع میں لگائی جاتی جس میں غلطیوں کی تفصیل درج کر دی جاتی تھی۔ اس سارے عمل کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ لیتھو طریقہ طباعت کی وجہ سے کتابت کے دور میں غلطی درست کرنا انتہائی مشکل کام تھا۔

کمپوزنگ کا تصور

جب ہم کمپوزنگ یعنی جدید طریقۂ کتابت کی ایجاد کے آغاز پر نگاہ دوڑاتے ہیں تو کئی لوگوں کو تنقید کرتا ہوا بھی پاتے ہیں کہ ایسا کرنا ممکن نہیں یعنی بصورت برقی کتابت خط نستعلیق ممکن نہیں۔ جبکہ دانا بزرگوں نے ایک ضرب المثل بنا رکھی ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب کسی انسان کو کسی ضرورت کا احساس ہوتو وہ اس کے لئے اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ محنت کرتے ہوئے بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوجاتا ہے۔

جب ہم برقی کتابت کے تعلق میں تاریخ کے اوراق پر طائرانہ نگاہ دوڑاتے ہیں تو مکرم محمد مرزا جمیل صاحب کا نام نمایاں دکھائی دیتا ہے جنہوں نے 1980ء میں خط نستعلیق کو مشین سے ہم آہنگ کرنے کے لئے کوشش شروع کی جو اردو دانوں کا پسندیدہ اور محبوب رسم الخط ہے۔ اُنہیں اس سلسلے میں کامیابی 1981ء کے آخر میں مل گئی تھی جس کو انہوں نے اپنے والد کے نام پر 'نوری نستعلیق' رکھا۔ یاد رہے کہ اُس وقت Slave کمپوزنگ مشین سے کمپوزنگ کی جاتی تھی۔ خط نستعلیق کا سہرا ان کے سر اس لحاظ سے بھی جاتا ہے کہ انہوں نے 10x10 کے کاغذ پر 18000 تختیاں 6 ماہ کے قلیل عرصے میں خود یونٹ کی صورت میں لکھی تھیں۔ اس دوران کمپیوٹر کی ایجاد نے برقی کتابت کو ایک نئی راہ دکھائی جس پر کمپیوٹر کے لئے اردو سافٹ ویئر کی تیاری کی کوشش شروع کی گئی۔ آخر 92-91ء میں ''نوری نستعلیق ان پیج'' بنانے میں کامیابی ہوئی اور مارکیٹ میں پیش کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ اس دوران کئی اور سافٹ ویئر بھی اردو کمپوزنگ کے لئے متعارف کروائے گئے۔ ان پروگرامز میں شاہکار، سرخاب، ہمالہ وغیرہ شامل ہیں مگر ان سب پروگرامز میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا مثلاً شاہکار میں کمانڈ لکھنی پڑتی تھیں۔ پھر 1995ء میں Windows95 کی آمد کے ساتھ ہی کئی سافٹ ویئر پہلے سے بہت نکھر کر سامنے آئے۔ ان میں Inpage بھی شامل ہے جو اردو کمپوزنگ کے لئے مشہور ہو گیا لہٰذا اب تک Inpage کا ہی طوطی بولتا ہے۔ اب جدید دور میں خط نستعلیق کو Unicode کے ساتھ منسلک کر کے ایک Jameel Noori Nastaliq کے نام سے فونٹ بنالیا گیا ہے، اسی طرح مختلف ناموں سے اور بھی فونٹ بنائے جا چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کمپیوٹر پر اصل اردو لکھی جانے کا آغاز ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ Inpage میں نستعلیق فونٹ کو unit کی بنیاد پر بنایا گیا تھا لیکن Jameel Noori Nastaliq کو Unit کے بغیر ہی بنایا گیا ہے مگر اب نئے Inpage کو بھی Unicode سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ یوں برقی کتابت نے ترقی کرتے کرتے روایتی کتابت کی جگہ لے لی مگر اس سے قطعاً یہ مراد نہیں ہے کہ روایتی کتابت کا دور بالکل ہی ناپید ہو کر رہ گیا ہے۔ درحقیقت کمپوزنگ روایتی کتابت کی ہی ایک نئی شکل ہے۔

کمپوزنگ کا معنی 'دو حروف' کو ملا کر لکھنا ہے۔ جس سے گویا یہ مطلب بنتا ہے کہ کمپیوٹر پر لکھا جانے والا ہر حرف چاہے وہ کسی بھی زبان سے تعلق رکھتا ہو کمپوزنگ کہلاتا ہے۔ برقی کتابت کو کمپوزنگ کا نام دینے میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ کمپیوٹر میں تمام زبانوں کے حروف نہ صرف ٹائپ کئے جاتے ہیں بلکہ ان پر چند عمل اور بھی کئے جاتے ہیں مثلاً رسم الخط، سائز، انڈر لائن، بولڈ وغیرہ۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ٹائپنگ یا ڈیٹا انٹری، مین ہیڈنگ، سب ہیڈنگ، ریگولر میٹر، ٹیبل ورک، کالم، بارڈر کی Formating اور Page setting میں مناسب ربط کا نام بھی کمپوزنگ ہے۔

ایک تصور یہ بھی پایا جاتا ہے کہ تیزی کے ساتھ کمپیوٹر پر ٹائپ کرنے سے مراد کمپوزنگ ہے جو غلط تصور ہے۔ درحقیقت عمدہ کمپوزنگ کی سپیڈ کا انحصار ان دو عناصر Stamina اور Accuracy پر ہوتا ہے اور ان میں مناسب تعلق کا نام ہی کمپوزنگ کی سپیڈ ہے۔ مثلاً اگر ایک کمپوزر 40wpm کی سپیڈ کے ساتھ پہلے گھنٹے میں 4 صفحات کمپوز کرے لیکن غلطیوں کا تناسب زیادہ ہو۔ مگر تین گھنٹوں کے بعد 2 صفحات کمپوز کرنے لگے مگر غلطیوں کا تناسب بہتر ہو گیا ہو یعنی کم ہو گئی ہوں تو یہ صورتحال درست نہیں ہے بلکہ اگر اُس کی پہلے گھنٹے سپیڈ کم ہو مگر غلطیوں کا تناسب بہتر ہو لیکن تین گھنٹوں کے بعد اُس کی سپیڈ زیادہ ہو جائے اور غلطیاں بھی زیادہ ہو جائیں تو یہ صورتحال بھی درست نہیں ہے کیونکہ اصل سپیڈ وہ ہے جس میں غلطیوں کا تناسب بہتر ہو غرضیکہ Stamina اور Accuracy کے بحال رہنے کا نام ہی سپیڈ ہے وہی عمدہ کمپوزنگ ہے۔

جدید طریقۂ کتابت کا مقصد

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ وہ کون سا مقصد تھا جس کی وجہ سے انسان کی توجہ پرنٹنگ کے اس شعبے کی طرف منتقل ہوئی۔ درحقیقت موجودہ دور علمی دور کہلاتا ہے جس میں کئی اقسام کا علم دنیا میں وقوع پذیر ہو چکا ہے اور دنیا کے ہر گوشے میں کثرت سے کتب شائع کی جارہی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے دور کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ کتابوں کی کثرت سے اشاعت ہوگی۔

کمپوزنگ کا جدید طریقۂ کتابت ایجاد کرنے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ کتابت کو نئی جہت سے متعارف کروایا جائے اور دورِ جدید کے نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے کیونکہ ساری دنیا کمپوزنگ کے سلسلے میں تحقیق کر رہی تھی کہ کمپیوٹر سے اپنی اپنی زبان کو ہم آہنگ کیا جائے اسی بنا پر اردو کو بھی کمپوزنگ کی دوڑ میں شامل کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اردو جدید زمانے کے نئے تقاضوں کو پورا نہ کر پاتی۔ یہی وجہ ہے کہ کمپوزنگ کا جدید طریقۂ کتابت خط نستعلیق کو دائمی زندگی عطا کرتے ہوئے نئے دور میں داخل ہو گیا۔

کمپوزنگ اور کتابت میں بنیادی فرق

جب یہ کہا جاتا ہے کہ کمپوزنگ کتابت ہی کی ایک نئی اور جدید شکل ہے تو پھر دونوں میں کیا کوئی فرق موجود ہے؟ اس ضمن میں غور کرنے کے نتیجہ میں یہ امر کھل جاتا ہے کہ مقصد کے لحاظ سے بنیادی طور پر تو کمپوزنگ اور کتابت میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے کہ کتاب کو خوشخط لکھائی میں شائع کیا جائے لیکن طریق کار اور سہولیات کے لحاظ سے دونوں میں بہت فرق ہے۔ مثال کے طور پر کمپوزنگ نہ صرف ہمیں مستقل طور پر مسودہ محفوظ کرنے کی سہولت مہیا کرتی ہے بلکہ مسودات میں تبدیلی کی سہولت بھی دیتی ہے جبکہ کتابت کا دور مستقل طور پر مسودے کو محفوظ کئے جانے سے نابلد تھا۔ چنانچہ کمپوزنگ ہمیں ریکارڈ میں کسی وقت بھی لفظ کو بڑا یا چھوٹا کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے جبکہ کتابت میں یہ سہولت بھی ندارد تھی بلکہ جس وقت کسی لفظ کو بڑا کرنا ہوتا تو اسے نئے سرے سے لکھنا پڑتا تھا۔ یہ امر تو ظاہر ہے کہ کمپوزنگ کی جتنی بھی سہولیات ہیں وہ کمپیوٹر ہی کی بدولت ممکن ہیں لیکن اگر ہم slave کمپوزنگ مشین یا ٹائپ رائٹر کا زمانہ اپنی آنکھوں کے سامنے لائیں تو تب ہمیں یہ سہولیات میسر نہیں تھیں جو آج ہیں۔ اسی طرح کمپوزنگ ہمیں بہت سی اور سہولیات بھی بہم پہنچاتی ہے۔ اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ کمپوزنگ

سے فائدہ تبھی اٹھایا جاسکتا ہے جب اس کی سہولیات اور طریق کار سے بخوبی آگاہ ہوں۔

جماعتی رسائل واخبارات میں کمپوزنگ کا آغاز

کمپیوٹر پر کمپوزنگ کی اہمیت اور افادیت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جولائی 1985ء میں فرماتے ہیں۔

سب سے بڑی دقت اردو میں نوری نستعلیق خط کی کتابت کی دقت ہے۔ اس وقت ہمیں جس تیزی کے ساتھ تمام دنیا میں لٹریچر پھیلانے کے لئے جو بے قراری ہے اس کے مقابل پر کاتب لکھنے میں بہت سا وقت لے لیتا ہے اور اب صحت کتابت کا معیار بھی گر گیا ہے اس لئے غلطیاں بھی اتنی کرتا ہے۔ پہلے اس کی کتابت ختم ہونے کا انتظار پھر اس کی مرمتیں لگوائی جائیں اور پھر بھی وہ ٹھیک نہ لکھے تو پھر دوبارہ بھجوایا جائے اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اس سے پھر بھی بعض دفعہ ایسی خوفناک غلطیاں رہ جاتی ہیں بہت تکلیف دہ صورت حال ہے۔ چنانچہ ہم نے یہاں انگلستان میں جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ دنیا میں کمپیوٹر کی ایک ایسی کمپنی موجود ہے جس نے اردو نستعلیق نوری خط کا ٹائپ رائٹر تیار کر لیا ہے اور وہ ایک ایسا Computerised ٹائپ رائٹر ہے جو نہایت ہی اعلیٰ پیمانے پر کتابت کر سکتا ہے۔ آپ تھوڑی سی زائد رقم دیں تو ہر زبان اس پر اس طرح ٹائپ ہو سکتی ہے جس طرح پریس کے لئے Compose کیا جاتا ہے اور بڑے سے بڑے لفظوں میں بھی اور چھوٹے سے چھوٹے لفظوں میں بھی تمام Computerised ہے۔

تو سلسلہ کا کام زیادہ انتظار نہیں کر سکتا گو مشین کی قیمت زیادہ ہے یعنی صرف اردو نستعلیق کے لئے مکمل حالت میں اگر اس کو لیں تو ایک لاکھ پونڈ خرچ آئے گا۔ لیکن جو ضرورتیں ہیں ان کے مقابل پر ایک لاکھ کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ اسی طرح جب ہم باقی اہم ضروری زبانیں اس میں داخل کریں گے جواب ہمیں لازماً لینی پڑیں گی تو ڈیڑھ لاکھ پونڈ تک صرف پریس کا خرچ ہے۔ اس کے علاوہ اس پر ماہانہ اخراجات بھی اٹھیں گے کیونکہ یہ بہت ہی Complex یعنی باریک اور الجھی ہوئی مشین ہے جسے ہر آدمی آسانی سے سمجھ نہیں سکتا۔

(خطبات طاہر جلد چہارم صفحہ 622 تا 623)

جماعت احمدیہ کے مختلف رسائل بھی ایک زمانے تک کتابت کئے جاتے رہے جن میں روزنامہ الفضل، ماہنامہ انصار اللہ، ماہنامہ مصباح، ماہنامہ خالد، ماہنامہ تشحیذ الاذہان شامل ہیں لیکن پھر جدید طریقہ کتابت کی طرف توجہ ہوئی جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ نے اپنے مختلف رسائل و اخبارات کو کمپوز کروانے کے لئے کوششیں تیز کر دیں لہٰذا جماعتی کوششوں سے رسائل واخبارات کو کمپوز کیا جانے لگا۔ جب ہم اس حوالے سے جماعت احمدیہ کے اخبار ''الفضل'' کی تاریخ پر نگاہ دوڑائیں تو یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ روزنامہ ''الفضل'' شروع میں یعنی 19 راگست 1993ء سے لے کر 5 ستمبر 1993ء تک آدھا کمپوز اور آدھا کتابت کیا جاتا رہا لیکن پھر اخبار الفضل کی مکمل کمپوزنگ کی جانے لگی جو اب تک جاری ہے۔ اسی طرح تمام رسائل واخبارات کی کمپوزنگ کا مختلف وقتوں میں آغاز کر دیا گیا۔ ذیل میں ہر اخبار و رسائل کی تاریخ اشاعت دی جا رہی ہے جب سے وہ مکمل کمپوز ہونا شروع ہوئے۔

نام رسائل	تاریخ اشاعت
ماہنامہ خالد	فروری 1992ء
ماہنامہ تشحیذ الاذہان	فروری 1992ء
ماہنامہ انصار اللہ	ستمبر 1992ء
روزنامہ ''الفضل''	7 ستمبر 1993ء
ماہنامہ مصباح	ستمبر 1997ء

کمپوزنگ کروانے سے قبل کی تیاری کے اصول ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

☆ مسودہ کمپوزنگ کے لئے دینے سے قبل اچھی طرح پڑھ کر کانٹ چھانٹ کر لینی چاہئے جس سے یہ فائدہ ہوگا کہ زائد مسودہ پہلے ہی منہا ہو جائے گا جس سے وقت کا ضیاع بھی نہیں ہوگا۔

☆ مضمون کمپوز کروانے سے قبل مسودے کی ترتیب لگا لینی چاہئے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ کوئی مسودہ رہ تو نہیں گیا۔

☆ اگر کسی مضمون میں اقتباسات ہوں تو پہلے اُن کے حوالہ جات تلاش کر کے پروف ریڈنگ کر لی جانی چاہئے یا جن کے حوالہ جات درج ہوں اُن کو بھی اصل سے چیک کر لینا چاہئے پھر کمپوزنگ کے لئے دینا چاہئے۔

☆ مسودے میں جہاں ایڈیٹنگ کرنی مقصود ہو وہاں کمپوز کرنے سے قبل ہی ترمیم کر دینی چاہئے۔

☆ مسودہ کمپوز ہونے کے لئے وہی دیا جانا چاہئے جو فائنل کر لیا گیا ہو۔

کمپوزر کی ذمہ داریاں

پہلی ذمہ داری کمپوزر پر یہ عائد ہوتی ہے کہ جو بھی کمپوزنگ کا ہنر سیکھے وہ علم سے شغف رکھنے والا ہو۔

دوسری ذمہ داری کوئی درخواست یا مضمون کی کمپوزنگ کروانے کے لئے آئے تو اُس کے تمام کاغذوں کو صیغہ راز میں رکھنا ایک کمپوزر کی اہم ذمہ داری ہے۔

تیسری ذمہ داری کمپوزر پر یہ عائد ہوتی ہے کہ انہماک سے کمپوزنگ کی جائے۔ ٹائپنگ کے دوران اگر مسودہ میں اُسے کوئی لفظ کتابت کے لحاظ سے غلط لکھا ہوا محسوس ہو تو اُسے درست کمپوز ہی کرنا چاہئے۔ مثلاً پڑنے کی جگہ پڑھنے لکھا گیا ہو۔

چوتھی ذمہ داری جب اُس کے پاس وہ ڈرافٹ آئے (یعنی جس پروف پر غلطیاں لگائی گئی ہوں) تو اُسے چاہئے کہ وہ پوری توجہ سے غلطیاں لگائے۔

اک وہی جریدہ ہے

چمن کی آنکھوں میں تیرا رُخِ چنیدہ ہے
تمہارا قامتِ زیبا تو حشر دیدہ ہے

مرے خیال کو طاقت کہاں تکلم کی
یہ تو نے آپ ہی حرفوں کو آ کشیدہ ہے

وہ جس میں چھپتے ہو تم تازہ تازہ شعروں میں
ہمارے سامنے بس اک وہی جریدہ ہے

یہ جان رکھ دی ہے ہم نے تری ہتھیلی پر
دل گداز سے تو نے ہمیں خریدا ہے

اُدھر بہار ہے تیرے بہشت پہلو میں
ادھر ہر ایک کا چہرہ خزاں رسیدہ ہے

یہ کیسی ساعت نمرود رک گئی ہے یہاں
کہ روز و شام کا نقشہ ہی سر بُریدہ ہے

جہاں پہ کفر کا فتویٰ ہو اک مسیحا پر
وہاں پہ ظلم ہی لوگوں کا اب عقیدہ ہے

مٹی ہے محسنوں کی قدر تیری مٹی سے
اے ارضِ پاک ترا رنگ کیوں کبیدہ ہے

سلام بولتے ہیں لب جسے محمدؐ کے
اُسی کی شان میں میرا ہر اک قصیدہ ہے

ناصر احمد سید

کردار الفضل بحق اقوام عالم

الفضل اک انعام ہے اقوام کے لئے
الفت کا شیریں جام ہے اقوام کے لئے

ہے کاروانِ نوعِ بشر کے لئے حُدی
نغمۂ تیز گام ہے اقوام کے لئے

پکڑے ہوئے ہے نبض یہ دور جدید کی
چارہ گر آلام ہے اقوام کے لئے

تشنہ لبوں کے واسطے مہدی کا ہے سبو
مسرور کا یہ جام ہے اقوام کے لئے

دیتا ہے یہ ضمانتیں امن و سکون کی
تسکینِ صبح و شام ہے اقوام کے لئے

مُردوں میں ہے یہ پھونکتا روحِ حیاتِ نو
یہ زندگی کا جام ہے اقوام کے لئے

وحدت میں ضم کرے گا یہ ہر فرد و قوم کو
یہ باعثِ ادغام ہے اقوام کے لئے

یہ ہے پیام آشتی سارے جہان کو
یہ صلح کا پیغام ہے اقوام کے لئے

پھرتا ہوا ہے سائباں مہدی کی چھاؤں کا
یہ گھومتا سا بام ہے اقوام کے لئے

مہدی کی مے ہے محفل گیتی میں بانٹتا
گویا یہ دورِ جام ہے اقوام کے لئے

اس ساز میں ہیں مشرق و مغرب کے زیرو بم
نغمۂ صبح و شام ہے اقوام کے لئے

اس کی عبارتوں میں محبت کا ہے سرور
یہ بادۂ گلفام ہے اقوام کے لئے

دونوں جہاں کی جھلکیاں رکھتا ہے جام یہ
نہ کر سکا جو جامِ جم کرتا ہے کام یہ

عبدالسلام

مکرم مرزا مبارک احمد صاحب۔ پشاور

الفضل کا خریداری نمبر 12

خاکسار جب آٹھویں جماعت میں لاہور میں پڑھتا تھا۔ تب سے روزنامہ الفضل کا مطالعہ باقاعدگی سے کر رہا ہوں۔ یہ 1964ء کی بات ہے۔

لاہور کے قیام کے دوران ہماری رہائش رحمان پورہ نزد وحدت کالونی میں تھی۔ ہر جمعہ کو والد ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب مجھے نماز جمعہ کے لئے دارالذکر گڑھی شاہو لے جاتے تھے۔ اس وقت ابھی عمارت کا پلستر نہیں ہوا تھا اور جماعت کے بزرگوں سے ملاتے تھے۔ اس بات کا ذکر اس لئے کیا کہ والد صاحب کے اس عمل سے جماعت کے بزرگوں سے تعارف اور ان کی قربانیوں اور ان کی خوبیوں سے باخبر ہوا۔

1965ء کی جنگ میں ہماری فیملی لاہور کے نوشہرہ کینٹ شفٹ ہوگئی۔ جہاں خاکسار کے دادا جان مکرم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ جو تاحیات جماعت کے اور بار ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔ رہائش پذیر تھے، ان کا الفضل کا خریداری نمبر 12 تھا اور وہ شروع سے الفضل کے خریدار تھے اور ہر سال الفضل کی جلد کروا کے رکھتے تھے۔ جس کے مطالعہ سے جماعت کی تاریخ سے آگاہی ہوئی۔

پچھلے دنوں جناب مسعود احمد دہلوی صاحب کی کتاب سفر حیات خریدنے کا موقعہ ملا۔ تو ایک ماہ میں میں نے اس کتاب کو کئی دفعہ پڑھا۔ اس کتاب سے پتہ چلا کہ ایڈیٹر الفضل کی کارکردگی ہر وقت خلیفۂ وقت کے زیر نظر ہوتی ہے اور ایڈیٹر الفضل کو کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ الفضل کے قاری کا جو لگاؤ الفضل سے ہے۔ وہ وجہ بالکل عیاں ہے۔ بچپن میں لاہور میں ہاکر امروز اخبار کے ساتھ الفضل بھی صبح سویرے گھر پر دے جاتا تھا۔ الفضل کا روزانہ پڑھنا زندگی کے باقی معاملات کے ساتھ لازم ملزوم بن گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل کے معیار کی نگرانی خلفاء وقت خود کرتے رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ میرے والد صاحب کی تربیت اور روزنامہ الفضل کا مطالعہ نے میری جماعت سے لگاؤ میں بہت کردار ادا کیا ہے اور ابھی تک الفضل کے مطالعہ سے جی نہیں بھرا۔ پہلے تو لمبا عرصہ روزانہ الفضل سے مستفید ہوتے تھے۔ اب نامساعد حالات کی وجہ سے ایک ایک ہفتہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ جو الفضل کے قاری کے لئے ایک امتحان سے کم نہیں۔

سفوف مفرح بے چینی، لو کا لگنا گرمی،
(پیاس کا زیادہ لگنا) جلن، دل کا گھبرانا میں مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکرم زبیر احمد صاحب۔ ملتان

جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

آپ سب کو مبارک ہو کہ آپ لوگوں نے الفضل کے ''جھنڈے'' کو نامساعد حالات میں بھی بلند رکھا ہے۔ ناروا پابندیوں کے باوجود اس کا دینی رنگ قائم ہے اور دلچسپ بھی ہے۔ خاکسار کے ایک دوست کا کہنا ہے کہ ''جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا'' خاکسار نے جب بھی کوئی مضمون یا مقالہ لکھنا ہوتا ہے تو خواہ کسی موضوع پر ہو الفضل سے کافی مواد مل جاتا ہے۔ مثلاً اس دفعہ ''جماعت احمدیہ اور انسانی خدمات'' کے عنوان کے سلسلہ میں ''الفضل'' ہی سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوا۔ سیرت النبیؐ پر مضامین شائع ہونے کے لحاظ سے الفضل سے بہتر دنیا کا کوئی جریدہ نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں جماعت کے وفات یافتہ بزرگوں نیز مختلف مسالک کے بزرگوں کے حالات شائع ہوتے ہیں۔ ایک متعصب دوست جو امام ابن تیمیہ کے پیروکار تھے انہیں خاکسار نے الفضل کا ایک مضمون دیا۔ جو ابن تیمیہ پر تھا اسے پڑھ کر وہ بہت خوش ہوئے اور مزید اخبار کا مطالبہ کیا۔ اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی پر ایک مضمون والا الفضل ایک اور دوست کو دکھایا جو ان کے مطلب کا تھا۔ بعض احباب خلفاء راشدین خصوصاً حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کے حالات والے الفضل کے شمارے لے جاتے ہیں اور بعض ائمہ اہل بیت کی ثناء خوانی والے شمارے پسند کرتے ہیں۔ جو الفضل خاکسار کے پاس بچ جاتے ہیں وہ خاکسار ایسے احمدی احباب کو دیتا ہے جو الفضل خریدنے کے متحمل نہیں ہوتے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے خدا را پرانے شماروں کو ردی مت سمجھئے۔ اگر آپ کے پاس الفضل کی فائل بنا کر رکھنے کی گنجائش نہ ہو تو دوسرے مستحق احباب کو دے دیا کریں۔

الفضل کی ایک بڑی خدمت دعا کے اعلانات ہیں۔ اس کی وجہ سے قاری سارے احمدی احباب کے مسائل سے آگاہ ہو کر دعا گو رہتا ہے۔

ملک فلپائن کے مربی کو حضور انور ایدہ اللہ نے نصیحت فرمائی کہ ''اردو زبان بھولنا نہیں .... الفضل دیکھتے رہیں تو الفضل زبان نہیں بھولے گی۔''

(الفضل سالانہ نمبر 18 دسمبر 06ء ص 26)

اللہ تعالیٰ ہمیں الفضل سے ہمیشہ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار۔ لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
گاجر حلوہ سپیشل
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد
فون شوروم: 047-6215523-0333-6704524

جوڑائی اینڈ گولی میکرز

ایم وحید جیولرز

صرافہ بازارڈی بلاک اوکاڑہ

044-2514648

طالب دعا: میاں عبدالوحید 0300-7533438 0345-7506946

گارڈر۔سریا۔ٹی آئرن۔پلاسٹک رنگ وروغن۔دروازے

چوہدری آئرن سٹور

بیرون غلہ منڈی سرگودھا

طالب دعا: چوہدری محمود احمد: 048-3713984

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل

(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)

گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ

TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

نگینہ برتن سٹور

المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز

طالب دعا: چوہدری مبارک احمد

چوک جتوتھاں۔چنیوٹ فون: 047-6332870 0300-7714390

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

VINYL CENTER

- Wall Paper
- Window Blinds
- Glass Paper
- Vinyle Tiles
- False Ceiling
- PVC Paneling
- Curtain Cloth

12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcenter@yahoo.com

Interiors
A Faizan Butt

المبارک جیولرز

چوک دربارے والا سی بلاک۔صرافہ بازار اوکاڑہ

طالب دعا ۔ میاں مبارک احمد 0331-7467452
۔ میاں نوید احمد: 0333-6961355
044-2511355-2521355

W.B Waqar Brothers Engineering Works

پروپرائٹر وقار احمد مغل

Surgical & Arthopedic instruments

Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور

چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی

0300-9488447

042-35301547,35301548
0435301550Fax:042-35301549
E_mail:umerestate786@hotmail.com

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Fundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES		
Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com

ہومیو پیتھک، یعنی علاج بالمثل، محفوظ ترین علاج

کشمیر ہومیو پیتھک کی سالہا سال کی مسلسل تحقیق اور تجربات کے بعد جرمن سیل بند ادویات سے تیار کردہ بےضرر زوداثر انتہائی کامیاب اور شفاء بخش مرکبات، جدید دور کی جدید ترین ادویات KHC کے مفید ترین مرکبات

کشمیر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رائیونڈ روڈ چوک ٹھوکر نیاز بیگ لاہور
0300-4833878,0300-4281004

SEA SERVICES INTERNATIONAL
INTERNATIONAL FREIGHT FARWARDERS

We Are Providing Best Possible Services To Our Customers

FCL/LCL OCEAN FREIGHT HANDLING
AIR FEIGHT IMPORT & EXPORT
ROAD TRANSPORTATION
CUSTOM CLEARANCE

CTC Person: Rafi Ahmad Basharat
&
Farrukh Rizwan Ahmad
Cell No: 03008664795 03008655325

P-34, Chenab Market Susan Road
Madina Town, Faisalabad. Pakistan
T.0092-41-8556070-80-90
D. 0092-41-85034440 F.0092-41-8503430
C. 0300-8664795
Email:ahmad@ssipk.com& rizwan@ssipk.com
web: www.ssipk.com

Education Concern

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.

IELTS™
English for International Opportunity
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL

Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.

Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

AbdulHayee
CrescentBooks & UniformShop
A Complete School Shop

2- Khan Market Near Ha?z Sweets Huma Block Main Road, Allama Iqbal Town, Lahore. PH:0423-7802419, Cell:0333-4554837

PREMIER
Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
State Bank Licence No 11
EXCHANGE CO, 'B' PVT.LTD
DEALS IN ALL FOREIGN CURENCIES

Director: Adeel Manzar
Ph: 042-37566873
37580908, 37534690
Fax: 042-37568060
Mobil: 0333-4221419

Shop # 31, Ground Floor, Latif Center, (Jewelry Market) Ichra Lahore